ہفت روزہ

خدام الدین

لاہور

زیرِ سرپرستی

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ

شیرانوالہ دروازہ لاہور

۲۱ جون ۱۹۵۷ء

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ◎ لاہور

عینِ ایماں ہے

نبی کی عزت و حرمت پہ مرنا عینِ ایماں ہے
سرِ مقتل بھی اُن کا ذکر کرنا عینِ ایماں ہے

ڈراتا ہے ہمیں دار و رسن سے کیوں ارے ناداں
نبیؐ کے عشق میں سولی پہ چڑھنا عینِ ایماں ہے

جو فتنہ ملّتِ بیضا کی بنیادوں سے ٹکرائے
میرے نزدیک اس کا سر کچلنا عینِ ایماں ہے

جلا پروانہ شمع پر یہ رازِ زندگی کہہ کر
کسی کے عشق میں جلنا پگھلنا عینِ ایماں ہے

میدانِ وفا تقدیر سے بھی جنگ کرتے ہیں
وہ کہتے ہیں رہِ الفت میں مرنا عینِ ایماں ہے

چلا ہوں سُوئے مقتل پھر لگانے جان کی بازی
قضا سے مسکرا کے کھیل جانا عینِ ایماں ہے

یزیدی ہوں، پلیدی ہوں صدائے حق نہیں دبتی
کہ رسمِ کربلائی زندہ کرنا عینِ ایماں ہے

(از جناب فیروز فتح آبادی)

(ماخوذ از نغماتِ صداقت)

ہفت روزہ
خدام الدین لاہور
جلد ۲ | ۲۸- ذیقعد المکرم ۱۳۷۶ھ مطابق ۲۸- جون ۱۹۵۷ء | شمارہ ۷

وزارت سازی

تادم تحریر مغربی پاکستان کے سیاسی پنڈتوں پر وزارت سازی کا جنون سوار ہے - ہوسکتا ہے کہ چند دنوں میں وزارت کی تشکیل ہو جائے - اور بعض محروم اقتدار افراد کے لئے تالیف قلوب کی صورت نکل آئے - لیکن گزشتہ وزارت کے تعطل کے اتنے عرصہ بعد بھی صوبائی سیاست لق ودق ریت کا میدان نظر آ رہی ہے جہاں دیوار وزارت کسی صورت میں بھی مستحکم تعمیر نہیں ہوسکتی - گزشتہ برسراقتدار جماعت کے سربراہ جو کچھ عرصہ پیشتر وزارت کی بحالی کے سوال پر جھنجھلا جاتے تھے - اور صوبائی اسمبلی کو توڑنے کا مشورہ دیتے تھے - آج کل حصول اقتدار کے لئے کراچی اور لاہور کا تانا بانا بنتے نظر آ رہے ہیں - وزارت سازی کی سدا جنگ جاری ہے اور گزشتہ احزاب اقتدار و اختلاف کے قائدین ایک دوسرے کو ترکی بترکی جواب دے رہے ہیں دونوں جماعتوں کا دعوے ہے - کہ انہیں ایوان میں اکثریت حاصل ہے - سیاسی مبصرین کی رائے کے مطابق دونوں اپنے اپنے دعووں میں سچے ہیں - لیکن یہ سچائی کسی طرح بھی خوش آئند نہیں بلکہ مسموم سیاسی فضا کی آئینہ دار ہے - دوسرے لفظوں میں یہ مطلب ہے - کہ بعض اراکین اسمبلی پھر اپنی مطلب برآری کے لئے مصروف کار ہیں اور اپنی مدد کا ہر دو جماعت سے وعدہ کر رکھا ہے - گویا وزارت اگر کچھ دنوں کے لئے چل بھی نکلے تو خود غرض عناصر پھر رخنہ اندازی کریں گے - اور مخالف جماعت کے ساتھ مل کر اقتدار کے نیچے سے کرسی کھسکائیں گے - اگر ایسی صورت حال نہ ہو اور ایک نہ ایک جماعت کو قطعی اکثریت حاصل ہو جائے اور دوسری کو قطعی اقلیت تب جا کر وزارت بحال رہ سکتی ہے - ورنہ شکست و ریخت کا گردان ختم نہیں ہوسکتی۔

قارئین کرام جانتے ہیں کہ موجودہ سیاسی نقشہ جمہوریت کے منافی ہے لیکن ہماری وزارتیں بھی کب جمہوریت کے تقاضے پورے کرتی ہیں ؟ ہمارا دس سالہ تجربہ شاہد ہے کہ یہی وزارتیں تو ہیں جو لاقانونیت اور غیر جمہوری افعال کا سرچشمہ بنی رہی ہیں - وزراء اور "وزراگر" (اراکین اسمبلی) اقتدار کے ریشمی پردہ کے پیچھے کیا نہیں کھل کھیلتے ؟ اقربا پروری - خویش نوازی - رشوت ستانی وغیرہ وغیرہ لعنتوں کی وہ حوصلہ افزائی کرتے ہیں - یہ ہماری ذاتی رائے نہیں بلکہ انہی کے بیانات سے ماخوذ ہے -

صوبائی وزارت سازی کے ضمن میں آئینی پوزیشن کا فیصلہ عدالت عالیہ کے سپرد ہے - ہم نہیں کہہ سکتے کہ عدالت کیا فیصلہ کرے گی - البتہ یہ کہنے میں ہمیں باک نہیں کہ ہماری وزارتوں کے محاسن کے مقابل میں معائب کا پلہ بھاری ہے - اس کو سب محسوس کر رہے ہیں - مرکز بھی اسی ادھیڑبن میں ہے ورنہ تعطل اتنا طول نہ کھینچتا

ہماری رائے میں موجودہ اسمبلی اس قابل نہیں کہ مضبوط وزارت کو جنم دے سکے - یہاں تو محض سازشیں اور فتنہ آرائیاں ہیں - اس کے اراکین آج بھی دُنیا و ما فیہا سے غافل ہو کر لیلائے وزارت کی تلاش میں سرگرداں ہیں - انہیں مستقبل کی کوئی فکر نہیں - وہ نہیں خیال کرتے کہ آج جن کے ساتھ کئے ہوئے وعدوں کا خون کر رہے ہیں اور جن کی آواز سننے سے ان کے کان بہرے ہو چکے ہیں - کل ان کے ہاں سے ووٹوں کی بھیک کس مُنہ سے مانگیں گے ؟ کل کس مُنہ سے اپنے ناموں کے ساتھ "غریبوں کا حامی" اور "عوامی نمائندہ" کے الفاظ چپکائیں گے ؟ ان سے تو ایسی امید رکھنا ہی عبث ہے -

ایسی وزارتوں سے ہم ایسے ہی بھلے! انتہائی گراں سالی میں سفید ہاتھیوں کی ضرورت نہیں - پاکستان کے اہل اختیار سے درخواست ہے - صوبائی خزانہ کو دو درجن وزراء اور ان کے حواریوں کے جم غفیر کی نذر نہ کریں اگر اتنا ہی روپیہ فالتو ہے تو عوامی بہبود کے کام سب کے سب ادھورے ہیں - عوام سب کے سب تن پوش اور شکم سیر نہیں ہیں - صرف ایک وزیر کے خرچ کے عوض سینکڑوں افراد کی بسراوقات ہوسکتی ہے - یہ ملک اور اس کا خزانہ اس کی خوشنما عمارتیں اور موٹریں کل کو بننے والے وزراء کی موروث نہیں - یہ سب کچھ عوام کا ہے - عوام کو ہی تصرف کا حق حاصل ہے - یا تو عوام کے صحیح نمائندے خدمت کے لئے آئیں - ورنہ موجودہ تعطل ہی بہتر ہے

شاہ سعود کے بعد شاہ حسین

کسی گزشتہ فرصت میں ہم نے عرض کیا تھا - کہ سعودی عرب کے فرمانروا نے کشمیر کے بارے میں کھلے الفاظ میں پاکستان کے موقف کی تائید کی ہے - تازہ اطلاعات کے مطابق شاہ حسین والئے شرق اردن نے بھی ایسا ہی بیان دیا ہے - ان کے خیال میں کشمیر کے قضیہ کا منصفانہ حل رائے شماری ہی میں مضمر ہے - ہم ان جذبات کی قدر کرتے ہیں - جن کا شاہ موصوف نے کشمیر کے بارے اظہار کیا - کشمیر کا معاملہ دُنیا کے سامنے ہے - بیشتر ممالک کے فرمانروا بنفس نفیس ہندو پاکستان میں آکر اس کی نزاکت کو سمجھ چکے ہیں - پاکستان کو جہاں عرب حکمرانوں سے یکے بعد دیگرے اس ضمن میں تائید حاصل ہو رہی ہے وہاں یہ بھی ظاہر ہو رہا ہے کہ عرب دُنیا سے بھارتی طلسم ٹوٹ رہا ہے - سویز کے مسئلہ پر تو بھارت مصر کی حمایت میں تلملا رہا تھا اور مغربی طاقتوں کے لتے لے رہا تھا - یہ اسرائیل کا مسئلہ بھی تو عربوں کا ہی ہے - پھر اس نے اسرائیل کو کیوں تسلیم کر رکھا ہے - حالانکہ پاکستان جس کے خلاف یہی بھارت دو ایک عرب ممالک کو اکساتا رہتا ہے - اسرائیل کو اپنا مذہباً اخلاقاً اور سیاسی طور پر اتنا ہی دشمن سمجھتا ہے جتنے خود عرب ممالک - بات یہ ہے کہ اپنے اور پرائے میں تمیز لازمی ہے - مسلمان عرب ہوں یا پاکستانی ، ترک ہوں یا ایرانی ، ان کے اتحاد کی بنیاد چودہ سو سال پہلے قائم ہو چکی ہے - ان کی شیرازہ بندی آن واحد میں ہوسکتی ہے - بشرطیکہ ان کی نیت ایسا کرنے کی ہو -

باقی صفحہ ۷ پر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ یوم الجمعہ ۲۱ - ذیقعدہ ۱۳۷۶ھ مطابق ۲۱ - جون ۱۹۵۷ء

مسلمانوں کی بے دینی کا سب سے بڑا سبب خورد و نوش کا حرام ہونا ہے

(از جناب شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب جامع مسجد شیرانوالہ دروازہ لاہور)

مبلغ قرآن مجید کا فرض ہے کہ مسلمانوں کا جو قدم اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولؐ کی مرضی کے خلاف اُٹھے۔ اس کی علت اور سبب کو معلوم کرے اور پھر مسلمانوں کو اس برائی کے پیدا کرنے والے سبب کے متعلق اطلاع دے۔ تاکہ جنہوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو عذاب الٰہی سے بچانا ہے۔ وہ اس اطلاع کے باعث بچ جائیں۔ اور جنہوں نے سُننے کے بعد بھی لاپرواہی کی۔ اور اسی گناہ کے مرتکب ہوتے رہے۔ وہ قیامت کے دن بارگاہ الٰہی میں یہ عذر پیش نہیں کر سکیں گے۔ کہ اے اللہ ہمیں تو آپ کے اس حکم کا علم نہیں تھا۔ ورنہ ضرور تعمیل کرتے۔ حکم الٰہی کے ایسے طریقہ سے پہنچا دینے جس کے بعد طبیعت میں شک و شبہ باقی نہ رہے۔ اسی کا نام شریعت میں اتمام حجت ہے۔ اتمام حجت کے بعد شریعت کی مخالفت کرنے والے کا کوئی عذر باقی نہیں رہتا۔ اسی لئے جب

مَیں نے دیکھا

کہ آج کے دور میں بے دینی کا دَور دورہ ہے۔ مسلمانوں کا $\frac{9}{10}$ حصہ بے دین ہے اور $\frac{1}{10}$ بھی بمشکل دیندار ہوگا۔ ورنہ دیندار طبقہ کی نسبت اس سے بھی بہت کم ہے۔ جب مَیں نے غور کیا تو ایک چیز سمجھ میں آئی۔ کہ جس چیز نے جس قسم کی غذا سے تربیت پائی ہو۔ اس غذا کا اثر اس چیز میں لازمی طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ

نباتات میں بھی یہ قاعدہ جاری ہے

لاہور میں عام طور پر یہ بات مشہور ہے کہ لاہور میں پیدا شدہ سبزی بدمزہ ہوتی ہے۔ اور شہر سے دور دیہات کی سبزی مزیدار ہوتی ہے۔ اور یہ واقعہ ہے۔ شہر لاہور کی سبزی کے بدمزہ ہونے اور دیہات کی سبزی کے مزید ہونے کا اصلی سبب یہ ہے۔ کہ لاہور کے ہر گلی کوچہ میں پکی نالیاں بنی ہیں جو ہر قسم کے گندے اور بدبودار پانی کو نکال کر باہر لے جاتی ہیں۔ اس گندے بدبودار پانی کی ایک نہر لاہور سے باہر کھیتوں میں جاتی ہے۔ جو سبزی اس بدبودار گندے پانی سے تربیت پاتی ہے وہ اپنی پلید اور بدبودار پانی کی خوراک کے باعث بدمزہ ہوتی ہے۔ گویا وہ کھانے والے کو زبانِ حال سے بتلاتی ہے۔ کہ میری خوراک ناپاک اور گندی تھی۔ اور دیہات میں چونکہ کنوؤں کا نہایت لطیف اور پاک پانی ہوتا ہے وہاں کی سبزی کی خوراک وہ پانی ہوتا ہے۔ اس لئے وہ زبانِ حال سے بتلاتی ہے۔ کہ مَیں اس لئے مزیدار ہوں۔ کہ میری خوراک پاک تھی۔

ایک عجیب مثال

تحقیق سے معلوم ہے کہ ہندوستان میں بعض آموں کے شوقین پانی میں دودھ ملا کر آم کی جڑ میں ڈالتے ہیں۔ جب اس آم کو پھل لگتا ہے۔ تو اس میں سے دودھ کی خوشبو آتی ہے۔ گویا کہ آم اپنے کھانے والے کو زبانِ حال سے بتلا رہا ہوتا ہے۔ کہ میری خوراک میں دُودھ بھی ڈالا جاتا ہے۔

اِنسان مُنہ سے بولتا ہے

حرام کی خوراک سے پرورش یافتہ پودا تو زبانِ حال سے بولتا تھا۔ مگر حرام کی خوراک سے تربیت یافتہ انسان گوشت کی زبان سے بولتا ہے۔

بے دینوں کی بھانت بھانت کی بولیاں

کوئی کہتا ہے۔ مذہب کی کیا ضرورت ہے مذہب تو انسان کی ترقی کے راستہ میں ایک رکاوٹ ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ مذہب طرح طرح کی جکڑ بندیوں میں جکڑ دیتا ہے کہ یہ کھاؤ یہ نہ کھاؤ۔ یہ پیؤ یہ نہ پیؤ یہ پہنو یہ نہ پہنو۔ فلاں مجلس میں بیٹھو۔ فلاں میں نہ بیٹھو۔ کوئی کہتا ہے کہ نماز کی کیا ضرورت ہے۔ اس طرح اوندھے پڑنے سے کیا ہوتا ہے۔ کوئی کہتا ہے۔ کہ زمین پر ٹکریں مارنے سے کیا ہوتا ہے۔ کوئی کہتا ہے۔ مولوی بڑے بے ایمان ہوتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے یہ داڑھیوں والے بڑے بے ایمان ہوتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ میرے دوستو۔ مذہب اسلام کے خلاف جتنے بکواس آپ نے سُنے ہیں۔ ان سب کا ایک بہت بڑا سبب

مال حرام سے پرورش

پانا ہے۔ جن دنیا داروں کی زندگی کا مقصد ہی دولت کمانا ہو۔ انہیں حلال حرام کا کوئی لحاظ نہیں ہوتا۔ جس طرح آج کل سرکاری ملازمین کا حال ہے۔ ان میں کوئی شاذ و نادر ہی ایسے اللہ تعالےٰ کے بندے ہونگے۔ جو خُدا کے غضب سے ڈرتے ہیں۔ اور اپنا فرض منصبی ادا کرتے ہیں۔ رشوت نہیں لیتے۔ میرا یقین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ساری گمراہ نہیں ہوسکتی۔ اس لئے گورنمنٹ کے ہر شعبہ میں ایسے ضرور اللہ کے بندے ہونگے۔ مگر اکثریت ایسے لوگوں کی ہے۔ جن کے مظالم سے لوگ بے حد نالاں ہیں۔

سرکاری ملازمین میں حرام خوری کا ایک اور طریقہ

سرکاری ملازمین گورنمنٹ کو اپنے روزانہ کے اوقات میں سے مثلاً ۶ گھنٹے دیتے ہیں اور گورنمنٹ سے ۶ گھنٹے کا معاوضہ بصورت تنخواہ وصول کرتے ہیں۔ اگر ان ۶ گھنٹوں میں گورنمنٹ کا کام میز

پر ہونے کے باوجود آپس میں باتیں کریں یا سگریٹ پیتے رہیں۔ تو روزانہ جتنا وقت انہوں نے کام نہیں کیا۔ اس کی تنخواہ لینی ان کے لئے حرام تھی۔ اب یہ حرام کی تنخواہ بیوی بچوں کو کھلائینگے تو ان کے خیالات حرام کی طرف زیادہ مائل ہونگے۔ اور حرام کے کام شوق سے کریں گے۔ اور نیکی کے کاموں سے دور بھاگیں گے۔ مثلاً نماز پڑھنے کے لئے کہا جائے۔ تو جی چرائینگے۔ اور سینما دیکھنے کے لئے بڑی خوشی اور شوق سے جائیں گے۔

تجارت پیشہ لوگوں میں حرام خوری

برادرانِ اسلام۔ میں اکثر عرض کیا کرتا ہوں کہ انسان کو صحیح معنی میں انسان فقط خوفِ خدا بناتا ہے۔ اگر انسان کے دل میں خوفِ خدا نہ ہو۔ تو اس جیسا ظالم اور شریر اور کوئی جانور خدا نے پیدا نہیں کیا۔ لاہور میں بکثرت ایسی چیزیں بازار میں ملتی ہیں۔ جنہیں دکاندار کھری کہہ کر گاہک کو دیتا ہے۔ حالانکہ اچھی طرح جانتا ہے کہ اس میں اتنا کھوٹ ملا ہوا ہے۔ مثلاً شیر فروش کھرا دودھ کہہ کر دیتا ہے۔ حالانکہ جانتا ہے۔ کہ اس میں اتنا پانی ہے۔ یہ عام مشہور ہے کہ مرچوں میں سرخ اینٹیں پیس کر ملائی جاتی ہیں۔ لاہور میں کیکر کے چھلکے کو مشین میں باریک کرکے چائے کہکر ڈبوں میں بند کرکے بیچی جاتی ہے۔ علیٰ ہٰذالقیاس اکثر چیزوں میں ملاوٹ ہوتی ہے۔ جتنا حصہ کھوٹی چیز کا کھری میں ملایا جائے گا۔ اور اس کی قیمت کھری کی لی جائے گی۔ اتنی ہی قیمت حرام ہو جائے گی جس تاجر کے بیوی بچوں کے پیٹ میں وہ حرام کا مال جائیگا۔ ان کا بھی وہی حال ہوگا۔ کہ حرام اور گناہ کے کاموں سے محبت اور دلچسپی۔ اور نیکی کے کاموں سے نفرت ہوگی۔

سینما کی رونق

ہر روز سینما میں مردوں اور عورتوں کی ہزارہا کی تعداد میں جمع ہونا۔ یہ دراصل حرام کی خورد و نوش کا نتیجہ ہے۔ حالانکہ سینما والوں کی طرف سے کوئی بلند آواز سے یہ ڈھنڈورا نہیں دیتا کہ سینما میں آؤ۔ بلکہ فقط ایک کاغذ یا کپڑے پر لکھ کر ریڑھی پر چسپاں کرکے بازار اور گلی کوچوں میں ریڑھی پھرا دی جاتی ہے۔ کہ آج فلاں سینما میں دو گھڑی کی موج، یا کسی کی پیاری یا شادی کی پہلی رات کا منظر دکھایا جائیگا۔ بس اتنا معلوم ہونے پر ہزارہا کی تعداد میں مرد اور عورتیں شام کو اٹھ دوڑتی ہیں۔ اور نماز کی اذان مؤذن بلند سے بلند آواز سے مسجد کی چھت پر کھڑا ہوکر دیتا ہے مگر دولتمند اور سرمایہ دار گھر والوں کے مردوں اور عورتوں کے کانوں پر جوں بھی نہیں رینگتی۔ یادِ الٰہی کے لئے آنے میں یہ بے توجہی اور لاپرواہی اسی حرام خوری کا نتیجہ ہے۔ ان حرام خوریوں کا نتیجہ آپ دیکھ چکے ہیں۔ اب

حرام خوروں کی آخرت ملاحظہ ہو

عن جابرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ لحم نبت من السحت وکل لحم نبت من السحت کانت النار اولیٰ بہ۔ رواہ احمد والدارمی والبیہقی فی شعب الایمان۔

ترجمہ۔ جابرؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہشت میں وہ گوشت نہیں جائے گا۔ جو حرام سے پیدا ہو۔ اور ہر وہ گوشت جو حرام سے پیدا ہوگا۔ آگ اس کی زیادہ مستحق ہے۔

حاصل

یہ نکلا۔ کہ جو گوشت حرام کے مال سے بنا ہے۔ وہ دوزخ میں جائیگا۔ یعنی وہ شخص جائے گا۔ جس کے بدن میں وہ گوشت ہوگا۔

اس کا سبب

یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ حلال چیز پاک ہوتی ہے۔ اور حرام چیز باطن کے نقطۂ نگاہ سے ناپاک ہوتی ہے۔ اگر ایک پاک چیز میں ناپاک کی ملاوٹ ہو جائے تو ایک شریف انسان اسے ہرگز استعمال نہیں کرسکتا۔ مثلاً دودھ کے گھڑے میں ایک تولہ نجاست پڑ جائے یا مثلاً پلاؤ کی ایک دیگ پک رہی تھی۔ ایک کوا اس درخت پر آکر بیٹھ گیا۔ جس کے نیچے دیگ پک رہی تھی۔ اور اس کے منہ میں ایک تولہ نجاست تھی۔ اس کے منہ سے گری اور دیگ میں پڑ گئی کیا کوئی شریف آدمی اس دیگ میں سے ایک دانہ بھی کھائے گا۔ ہرگز نہیں۔ تو جس انسان کے وجود میں حرام کے مال کا پلید گوشت ہو اسے اللہ تعالیٰ کس طرح جنت میں داخل فرمائیگا۔

حرام خوروں کی تینوں زندگیاں برباد

(۱) دنیا میں غافلوں اور کھیل و تماشہ والوں کے ساتھ زندگی بسر کی (۲) ان کی قبر دوزخ کا گڑھا بنی (۳) قیامت کے دن دوزخ میں داخل ہونگے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا بدقسمتی ہوسکتی ہے۔ کہ آئے اور دوزخ کا ایندھن بن کر دنیا سے رخصت ہوئے۔

ایک ولی اللہ کا فرمان

حرام کا مال کھانے سے عبادت کی توفیق سلب ہو جاتی ہے۔

ور بخوانی بر خمیرش بسصد
فاتحہ یا قل ہو اللہ احد

اگرچہ اس کو گوندھتے وقت بے شمار مرتبہ تو فاتحہ یا قل ہو اللہ احد پڑھے۔

ور بود از شاخ طوبیٰ آتشش
ور بود روح الامیں ہیزم کشش

اگرچہ طوبیٰ کی لکڑی کی آگ پر روٹی پکائی جائے۔ اگرچہ آگ جلانے والا جبرئیلؑ ہو

ور تو برخوانی ہزاراں بسملہ
بر سر آں لقمۂ پر ولولہ

اگرچہ تم اس مشکوک لقمے پر [illegible] ہزار مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھو۔

عاقبت خاصیتش ظاہر شود
نفس زاں لقمہ ترا قاہر شود

بالآخر اس (حرام کے لقمہ) کی خاصیت ظاہر ہوگی۔ اس لقمہ (کے کھانے سے) تیرا نفس غالب ہو جائے گا۔

در رہ طاعت ترا بے جاں کند
خانۂ دین ترا ویراں کند

عبادت کے حق میں تمہیں مردہ کردیگا۔ تیرے دین کے گھر کو برباد کردیگا۔

حاصل

یہ نکلا کہ حرام مال کے کھانے سے عبادت کی توفیق سلب ہو جاتی ہے۔ اور نفس تم پر غلبہ پا لے گا (جس طرح بوجھ اونٹ کو نچاتا ہے۔ اسی طرح تمہیں اپنی خواہش کے مطابق نچائیگا۔ کبھی سینما میں لے جائیگا

قرآن مجید میں ایک حرام خور تجارت پیشہ قوم کا عبرتناک انجام

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّىْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ۝ وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاۗءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ڬ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰۗؤُا ۭ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ۝ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰي مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ۭ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۭ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝ وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ۭ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ۝ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ۝ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ۡ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ۝ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَاۗءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۭ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝ وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰي مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۭ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ۭ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ۝ وَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝

سورہ ہود رکوع ۸ پارہ ۱۲

ترجمہ - اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا۔ کہا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے اور ماپ اور تول کو نہ گھٹاؤ۔ میں تمہیں آسودہ حال دیکھتا ہوں - اور تم پر ایک گھیر لینے والے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ اور اے میری قوم انصاف سے ماپ اور تول کو پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو۔ اور زمین میں فساد نہ مچاؤ۔ اللہ کا دیا جو باقی بچ رہے۔ وہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایماندار ہو۔ اور میں تمہارا نگہبان نہیں ہوں۔ انہوں نے کہا۔ اے شعیب کیا تیری نماز تمہیں یہی حکم دیتی ہے کہ کہ ہم ان چیزوں کو چھوڑ دیں۔ جنہیں ہمارے باپ دادا پوجتے تھے۔ یا اپنے مالوں میں اپنی خواہش کے مطابق معاملہ نہ کریں۔ بے شک تو البتہ بردبار نیک چلن ہے۔ کہا۔ اے میری قوم دیکھو تو سہی۔ اگر مجھے اپنے رب کی طرف سے سمجھ آگئی ہے - اور اس نے مجھے عمدہ روزی دی ہے اور میں یہ نہیں چاہتا۔ کہ جس کام سے تمہیں منع کروں۔ میں اس کے خلاف کروں۔ میں تو اپنی طاقت کے مطابق اصلاح ہی چاہتا ہوں اور مجھے تو صرف اللہ ہی سے توفیق حاصل ہوتی ہے۔ میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں۔ اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ اور اے میری قوم کہیں میری ضد سے ایسا جرم نہ کر بیٹھنا۔ کہ جس سے وہی مصیبت آپڑے۔ جیسی کہ قوم نوحؑ یا قوم ہودؑ یا قوم صالحؑ پر پڑی تھی۔ اور لوط کی قوم بھی تم سے دُور نہیں۔ اور اللہ سے معافی مانگو۔ پھر اس کی طرف رجوع کرو۔ بیشک میرا رب مہربان محبت والا ہے۔ اُنہوں نے کہا۔ اے شعیب ہم بہت سی باتیں نہیں سمجھتے۔ جو تم کہتے ہو۔ اور بیشک ہم البتہ تمہیں اپنے میں کمزور پاتے ہیں۔ اور اگر تیری برادری نہ ہوتی۔ تو تجھے ہم سنگسار کر دیتے۔ اور ہماری نظر میں تمہاری کوئی عزت نہیں ہے۔ کہا اے میری قوم کیا میری برادری کا دباؤ تم پر اللہ سے زیادہ ہے۔ اس کو تم نے پس پشت ڈال دیا ہے۔ بیشک میرا رب تمہارے سب اعمال پر احاطہ کرنے والا ہے۔ اور اے میری قوم اپنی جگہ پر کام کئے جاؤ۔ میں بھی کام کرتا ہوں۔ آئندہ معلوم کر لوگے۔ کس پر رسوا کرنے والا عذاب آتا ہے۔ اور جھوٹا کون ہے۔ اور انتظار کرو۔ بیشک میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں۔ اور جب ہمارا حکم آگیا تو ہم نے شعیب کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے۔ اپنی رحمت سے بچا لیا۔ اور ان ظالموں کو کڑک نے آپکڑا۔ پھر صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے رہ گئے۔

قرآن مجید کی تعلیم کا خلاصہ

میں عرض کیا کرتا ہوں کہ قرآن مجید کے تیس پاروں کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ انسان کو خالق اور مخلوق دونوں سے تعلق درست رکھنا چاہئے۔ خالق سے بعبادت اور مخلوق سے بخدمت۔ شعیب علیہ السلام کی قوم دولت کے نشہ میں مخمور ہے۔ اور ان کے تعلقات دونوں طرف کشیدہ ہیں۔ شعیب علیہ السلام ان کے تعلقات دونوں طرف سے درست کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ ان کی کوئی بات بھی ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالےٰ کے عذاب سے ہلاک ہوگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

حرام خوروں کے لئے تنبیہ

آج کل کے دور میں میرے پاکستان میں حرام خوری کی اس قدر کثرت ہے کہ خدا کی پناہ یہ لوگ یاد رکھیں۔

فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ڬ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ۝

سورہ فاطر رکوع ۵ پارہ ۲۲

ترجمہ۔ پس تو اللہ کے قانون میں کوئی تبدیلی نہیں پائے گا۔ اور تو اللہ کے قانون میں کوئی تغیر نہیں پائے گا۔

اپیل

اپنے پاکستانی بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ سے ڈریں۔ معاملات میں فریب کاری۔ دھوکہ بازی۔ بددیانتی سے باز آئیں۔ ورنہ اپنے آپ کو عذاب الٰہی سے محفوظ نہ سمجھیں۔ یہ الگ چیز ہے کہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُمّت ہونے کے لحاظ سے ہم پر گزشتہ قوموں کی طرح عذاب نہ آئے کہ ساری کی ساری قوم کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے۔ ہاں اس سے آپ بچ نہیں سکتے۔ کہ بددیانتی اور حرام خوری کے باعث تمہیں دُنیا میں انفرادی طور پر طرح طرح کی تکلیفیں پہنچتی رہیں اور بقیہ سزا قبر میں جاکر بھگتیں۔ کہ قبر جہنم کا گڑھا بن جائے۔

دنیاوی اور اخروی تکالیف سے بچنے کے لئے فقط ایک تدبیر

ہے۔ اللہ تعالےٰ کا اعلان ملاحظہ ہو۔

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ

وامنتم۔ وکان اللہ شاکرا علیما ○
سورہ النساء رکوع ۲۱ پارہ ۵
ترجمہ۔ اللہ تمہیں سزا دے کر کیا کریگا۔ اگر تم شکرگزار بنو۔ اور ایمان لے آؤ۔ اور اللہ قدر دان ہے۔ جاننے والا ہے۔

اللہ تعالےٰ کے وعدے سچّے

ہوتے ہیں۔ جب گزشتہ آیت میں اُس نے اعلان فرمایا ہے کہ اگر تم ایمان لے آؤ۔ اور اللہ تعالےٰ کے شکرگزار بندے بنو۔ یعنی اس کے احکام کی اس کی مرضی کے مطابق تعمیل کرو۔ تو اس کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ تمہیں سزا دے۔

لہٰذا

اے موجودہ دور کے بد دیانت۔ فریب کار۔ دھوکے باز۔ حرام خور مسلمان اگر تو اللہ تعالےٰ کی عبادت کرے اور اللہ تعالےٰ کے بندوں کی حق تلفی نہ کرے تو تیری دُنیا بھی سنور جائے اور قبر اور دوزخ کے عذاب سے بھی بچ جائے۔ وما علینا الاالبلاغ

(بقیہ شذّرات صفحہ ۳ سے آگے)

عرب اتحاد

قارئین کرام کو یاد ہوگا۔ کہ جب برطانوی ایجنٹ گلب پاشا کو شرق اردن سے نکالا گیا اور وہاں کی حکومت نے برطانوی امداد لینے سے بھی انکار کر دیا۔ تو تین آزاد عرب ممالک، مصر، شام اور سعودی عرب نے شرق اردن کو یقین دلایا کہ وہ مغربی ممالک کی طرف سے عطا شدہ امداد کی تلافی کر دیں گے۔ اس وعدہ کے بعد اردن کی اندرونی حالت دگر گوں رہی۔ وہاں کے کچھ سیاسی عناصر اشتراکیوں کے ہاتھوں میں کھیل رہے تھے۔ لیکن وہاں کے فرمانروا نے سختی سے ان کو دبایا۔ مصر شام جن کا جھکاؤ فی الحال اشتراکیت کی طرف ہے۔ وہ اردن سے آمدہ اطلاعات کے مطابق وہاں کے حکمران کی حکمت عملی سے متفق نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان دو ممالک نے شرق اردن کو امداد دینے سے انکار کر دیا ہے۔ حالانکہ امداد کا وعدہ کرنے والوں میں سعودی عرب بھی شامل تھا۔ جس نے اپنا حصّہ اردن کو عطا کر دیا ہے۔ اس کا سبب یہ ہوا کہ عربوں کا اتحاد عربوں کے ہاتھوں ہی سے پارہ پارہ ہو رہا ہے۔ اب اگر شرق اردن مجبور ہوکر کسی مغربی ملک کے آگے دستِ سوال دراز کرے تو اس کا کون ذمہ دار ہے۔ پھر مصر کی حرکت بالکل مغربی ملک کی اُس حرکت سے ملتی جلتی ہے۔ جب اُنہوں نے اسوان بند کے سلسلہ میں مصر سے وعدہ کرنے کے باوجود مدد نہیں دی تھی۔ اور مصر نے کہا تھا کہ مغربی ممالک ملک گیری کی ہوس کے تحت امداد دیا کرتے ہیں۔ اب اگر یہی الزام شرق اردن مصر پر لگائے کہ مصر امداد دے کر اس کی آزادی کا سودا کرنا چاہتا ہے تو مصر کے پاس کیا جواب ہوگا۔ مغربی ممالک مخصوص عزائم کے تحت ہی سہی کم از کم امداد تو نہیں روکتے۔ بھارت کی مثال سامنے ہے جو امریکہ کی معاشی امداد پر جی بھی رہا ہے اور عالمی میدان سیاست میں اس سے آنکھیں بھی دو چار کرتا ہے۔ لیکن امریکہ پھر بھی امداد دیئے جا رہا ہے۔ مصر اور اردن کا معاملہ تو دو بھائیوں کا تھا۔ یہاں تو مصر کی طرف سے عالی ظرفی کا مظاہرہ ہونا چاہیئے تھا۔ کل جب مصر یہودیوں اور نصرانیوں سے برسرپیکار تھا۔ یہ اردن ہی تھا جس نے اپنی افواج مصری کمان میں دے دی تھی۔

یہ بات باعث مسرت ہے کہ اردن کے بادشاہ نے کسی غیر عرب ملک سے رجوع نہیں کیا۔ بلکہ اپنے بھائی شاہ فیصل والئے عراق کے پاس بغرض امداد گئے ہیں۔ ہماری یہی خواہش ہے کہ عرب یکجا ہوں اور بعد میں کسی سے اتحاد کریں یا اختلاف۔ مصر اور شام اپنے نظریات پر نظرثانی کریں۔ اسلامی دُنیا سے بالعموم اور عرب ممالک سے بالخصوص انہیں تعاون کرنا چاہیئے۔

ایم ڈی بال اَمرت بچوں کو تندرست اور طاقتور بناتا ہے اس کا استعمال بچوں کو ہر بیماری سے محفوظ رکھتا ہے نیز دانت نکلنے کی تمام شکایات کو دور کرتا ہے بہت ہی خوش ذائقہ شربت ہے قیمت فی شیشی اکرپیہ چار آنے محصول ڈاک ۱۲ آنے ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ ہول سیل خریداروں کو معقول کمیشن دیا جاتا ہے۔
تیار کردہ:۔ ایم ڈی اینڈ کمپنی ہمدرد ۱۱۶/۱۵۲ میاں چنوں ضلع ملتان

رنج کی صورت میں پہنچتا ہے۔ یہاں تک کہ اس چیز کے ضائع ہونے سے جس کو وہ اپنی (جیب) آستین میں رکھتا ہے اور وہ گم ہو جاتی ہے اور اس کو رنج یا صدمہ ہوتا ہے۔ (یہ تکلیف اور رنج اُس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے) اور وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ سونا اور چاندی بھٹی سے نکل کر صاف و سُرخ اور پاک ہو جاتا ہے۔ (ترمذی)

● حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کسی مسلمان کو جسمانی بیماری میں مبتلا کیا جاتا ہے تو فرشتہ سے کہا جاتا ہے کہ اس کے اعمال نامہ میں نیک اعمال لکھتا رہ جو وہ تندرستی کی حالت میں کرتا تھا۔ پھر اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا دی تو اللہ تعالےٰ اس کے گناہوں کو دھوتا ہے اور اس کو پاک کرتا ہے۔ اور اگر اس کو اٹھا لیتا ہے تو بخشتا ہے اس کو اور اس پر رحم کرتا ہے۔ (شرح السنۃ)

● حضرت ابوسعید کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم کسی مریض کی بیمار پرسی کو جاؤ تو اس کو تسکین دو اور اس کے رنج کو دور کرو۔ اگرچہ یہ تسکین و تشفی حکم الٰہی کو تو نہیں روکتی۔ لیکن مریض کے دل کو ضرور خوش کر دیتی ہے
(ترمذی - [illegible])
(یہ حدیث غریب ہے)

● حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور اس کے اعمال میں کوئی چیز ایسی نہیں ہوتی جو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو سکے۔ تو خدا تعالےٰ اس کو غم و الم میں مبتلا کر دیتا ہے۔ تاکہ اس سے گناہوں کا کفارہ ہو سکے (احمد)

● حضرت انسؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے قسم ہے اپنی عزت اور عظمت کی جس شخص کو میں دنیا سے پاک [illegible] بے گناہ اٹھانا چاہوں [illegible] گناہوں کا دنیا ہی میں [illegible] یعنی اس کو بیماری میں مبتلا کر [illegible] اور اس کے رزق میں کمی کر [illegible]
([illegible])

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس ذکر

منعقدہ جمعرات ۲۰ ذیقعد سنہ ۱۳۷۶ھ مطابق ۲۱ر جون سنہ ۱۹۵۶ء

امراض روحانی سے شفا ہوئی ہے یا نہیں

اس کا اندازہ ہر شخص خود کر سکتا ہے

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ۔ اما بعد عرض یہ ہے کہ میں ہمیشہ کہا کرتا ہوں ۔ یہ اجتماع در اصل ان احباب کا ہے ۔ جن کو یہ شوق ہے کہ وہ امراض روحانی سے شفایاب ہو کر اس دنیا سے جائیں جسمانی بیماریوں کا علاج کافر و مشرک سبھی کرتے ہیں ۔ لیکن روحانی بیماریوں کا علاج بھی لوگ کرتے ہیں ۔ جن کو اللہ تعالےٰ نے قرآن حکیم کی سمجھ دی اور جن کے دلوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا نور ہے ۔ اللہ تعالےٰ ہر مسلمان کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا متبع بنائے ۔ سب سے پہلے روحانی امراض کا احساس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں ہوا ۔ اور سب سے پہلے ان امراض سے شفایابی بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض صحبت کا نتیجہ تھی ۔ خوش نصیب [illegible] وہ انسان جن کو یہ نعمت نصیب ہوئی اور حضور سے تعلق خاطر کی بنا پر روحانی بیماریوں کا احساس اور ان سے شفایاب ہو کر اس دنیا سے جانے کا شوق پیدا ہوا ۔ ورنہ یہ روحانی امراض جن کو قرآن و حدیث میں بیان کیا گیا ہے ۔ شرک، کفر، حسد، کبر، عجب، بغض، حب جاہ و مال وغیرہ اور جن کو میں تفصیل سے بیان کر چکا ہوں ۔ اس مجلس میں باقاعدہ شریک ہونے والے احباب ان امراض سے اچھی طرح واقف ہیں ۔ اگر ان بیماریوں سے شفایاب ہو کر اس دنیا سے نہ گئے تو یاد رکھئے پھر یہ بیماریاں قبر میں بھی ساتھ جائیں گی ۔ اور قیامت تک تڑپائیں گی اور حشر میں بھی ۔ جس کا ایک دن پچاس ہزار سال کے برابر ہے ۔ وہاں بھی ساتھ جائیں گی پھر جہنم کی بھٹی میں پڑ کر، جب ان امراض روحانی سے شفا ہوگی ۔ تب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی برکت سے دوزخ سے نکال کر جنت میں لائے جائیں گے ۔ لیکن میرے بھائیو، ان بیماریوں کے مریض کو ایک دفعہ جہنم میں جانا ضرور پڑے گا ۔ اس کے برعکس جسمانی امراض مہلکہ جیسے سِل، دق وغیرہ کی میعاد زیادہ سے زیادہ اس زندگی تک ہے ۔ ادھر موت آئی ادھر مرض سے نجات مل گئی ۔ مگر کسے خبر ہے کہ قبر میں دو ہزار برس سونا ہے ۔ یا دس ہزار برس ۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے ۔ کہ وہ ہمیں روحانی امراض سے شفایاب ہو کر اس دنیا سے جانے کی توفیق عطا فرمائے ۔ خدا گواہ ہے ۔ میں اپنے آپ کو آپ سے زیادہ نیک و پارسا نہیں سمجھتا ۔ میں آپ سب سے سیاہ کار ہوں ۔ یہ میرا فرض منصبی ہے ۔ کہ روحانی امراض کی ہلاکت خیزی سے آپ کو مطلع کر دوں تاکہ ہم غافلوں کی طرح نہ جئیں، بلکہ مقصد زندگی کو پہچان کر زندگی بسر کریں یہ بھی تنبیہ ۔ آج کی گزارشات کا عنوان ہے کہ "امراض روحانی سے شفا ہوئی ہے یا نہیں اس کا اندازہ ہر شخص خود کر سکتا ہے" ۔ بے شک اصل کیفیت ماہر طبیب یا ڈاکٹر ہی بتا سکتا ہے ۔ لیکن مریض کو خود بھی محسوس ہوتا ہے کہ پہلے نیند آتی تھی ۔ بھوک نہیں لگتی تھی ۔ اب نیند خوب آتی ہے ۔ پہلے ایک چپاتی ہضم نہیں ہوتی تھی ۔ اب دو چپاتیاں ہضم ہو جاتی ہیں ۔ پہلے طبیعت گری گری رہتی تھی ۔ اب ہشاش بشاش ہے اور پہلے بخار کتنا تھا ۔ اب کتنا ہے ۔ جس طرح ظاہری امراض ہیں ۔ انسان خود اندازہ لگا لیتا ہے ۔ بالکل ایسے ہی باطنی امراض کا حال سمجھئے ۔ اصل تشخیص تو کامل کرتا ہے جیسے ڈاکٹر آلہ لگا کر اور طبیب نبض دیکھ کر حال معلوم کرتا ہے ۔ اسی طرح کامل توجہ سے حقیقت حال معلوم کر لیتا ہے ۔ اور مریض خود بھی محسوس کرتا ہے کہ امراض روحانی سے شفا ہوئی ہے یا نہیں ۔

اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مومن کے سینہ میں نور پیدا ہوتا ہے ۔ صحابہؓ نے عرض کی اس کی پہچان کیا ہے ۔ آپ نے اس نور کی تین علامتیں بیان فرمائی ہیں ۔ پہلی علامت اَلتَّجَافِیْ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ ۔ یعنی دھوکے کے گھر دنیا سے طبیعت ہٹ جائے ۔ اس نور کی برکت سے انسان کی طبیعت دنیا سے اچاٹ ہو جاتی ہے ۔ پہلے یاروں کی مجلس میں خوب لطف آتا تھا ۔ ہر وقت ان کے ہاں آنا جانا رہتا تھا ۔ مگر اب یاد الٰہی میں مزا آتا ہے ۔ انسانوں سے قطع تعلق کرنے کو جی چاہتا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نجات کا نسخہ پوچھا گیا ۔ آپ نے ارشاد فرمایا ۔ اَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ ۔ زبان کو قابو میں رکھ ۔ انسان کو کھیلوں اور تماشوں میں مزا آتا ہے میں لاہور میں دیکھتا ہوں ۔ لوگ صبح منہ دھو کے فونٹین پن لگا کر دفتر چلے گئے ۔ واپس آئے تو کھیل تماشوں میں لگ گئے ۔ رات کو کھانا کھا کر بازاروں ہوٹلوں میں بیٹھ کر ڈسکس شروع کر دی ۔ کہ آج فلاں اخبار نے یہ لکھا ہے ۔ فلاں لیڈر نے یہ کہا ہے ۔ یہ شیطان نے انسان کو گمراہ کر رکھا ہے ۔ اللہ کے بندو اس بک بک سے کیا فائدہ ۔ شیطان ایسا لعین ہے کہ کسی کو سینما بینی کا شوق لگا دیا ۔ تو کسی کو مجلس آرائی اور بک بک کرنے کا ۔ اللہ کے بندو جب قبر میں جاؤ گے ۔ تب پتہ چلے گا ۔ یہ دوست، یار، کھیل، تماشے اور لغو مجلسیں سب یہیں رہ جائیں گی ۔ وہاں ان سے کوئی فائدہ نہ ہوگا ۔ اسی واسطے اللہ والے فرماتے ہیں کہ غافلوں کی مجلس میں بیٹھنے کی بجائے تنہا بیٹھنا بہتر اور تنہا بیٹھنے کی بجائے اللہ والوں کے ساتھ بیٹھنا بہتر ۔ آپ میں کوئی لوگ ایسے ہوں گے کہ جب تک خدا کے دروازہ پر نہیں آئے تھے ۔ ایک رات کا سینما بھی قضا نہیں ہونے پایا تھا ۔ مگر اب کبھی خیال تک نہیں آتا ۔ بلکہ نماز، روزہ، ذکر، اشغال اور تلاوت قرآن میں وہ مزا آتا ہے ۔ کہ کبھی قضا ہونے نہیں پاتا ۔ اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت اور اپنے دروازے پر آنے کی توفیق نصیب فرمائے ۔ آمین ۔

اسی نور کی دوسری علامت ہے وَالْاِنَابَۃُ اِلٰی دَارِ الْخُلُوْدِ ۔ اور ہمیشگی کے گھر کی طرف رجوع کرنا ۔ یعنی اس دنیا سے طبیعت ہٹ کر آخرت کی طرف متوجہ ہونے لگے ۔ جانور کسی

دوسری طرف جانا چاہتا ہے۔ مگر مالک اُس کو کسی دوسری طرف کھینچتا ہے۔ اس طرح نفس انسان کو دنیا کی طرف کھینچتا ہے۔ مگر اس نور کی برکت سے اس کا دل دنیا سے ہٹتا جاتا ہے۔ اور اس نور کی تیسری علامت یہ ہے۔ وَالْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِہٖ اور موت آنے سے پہلے موت کے لئے تیاری یعنی سفر آخرت کے لئے انسان ہر وقت پا برکاب رہے۔ اس جہان کے لئے جہاں سدا رہنا ہے۔ جیسے حاجی حج پر جانے سے پہلے مکمل تیاری کرتا ہے۔ روپیہ جمع کرتا ہے۔ کپڑے بنواتا ہے۔ زاد راہ مہیا ہو جانے کے بعد حج بکنگ آفس میں درخواست دیتا ہے۔ پھر ہر صبح و شام حج پر جانے کے لئے اجازتِ سفر کا منتظر رہتا ہے۔ ایسے ہی موت سے پہلے موت کے لئے مکمل تیاری رکھنا اس نور کے پیدا ہونے کی علامت ہے کیونکہ موت کے وقت کا کسی کو پتہ نہیں۔ گھر سے دفتر کے لئے نکلے۔ راستہ میں کوئی حادثہ پیش آ گیا۔ بجائے شام کو گھر آنے کے اُسی وقت جنازہ گھر آ گیا۔ بسا اوقات تیماردار سمجھتے ہیں۔ مریض رو بصحت ہو رہا ہے۔ یکایک حالت بگڑ جاتی ہے اور موت آ جاتی ہے۔ موت سے پہلے موت کی تیاری یہ چیز امراض روحانی سے پاک ہونے کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ ورنہ پہلے خدا کا خوف۔ عذاب قبر کا ڈر اور آخرت کی تیاری کا کوئی فکر نہیں تھا۔ اب ہر ایک چیز کا پورا خیال ہے۔ اگر اللہ اللہ کرنے کے بعد طبیعت میں یہ تین چیزیں پیدا نہ ہوں تو سمجھئے کہ روحانی علاج تو کیا۔ مگر کامل شفا حاصل نہیں ہوئی اور اگر یہ تین چیزیں پیدا ہو جائیں تو اسے اللہ کا فضل سمجھئے۔

رومال! رومال!! رومال!!!
ہر قسم کے فینسی رومال تھوک و پرچون ملنے کا پتہ
رفیق رومال سٹور اندرون حرم گیٹ ملتان شہر

تالے قینچیاں چاقو چھریاں موچنے اُسترے اور دیگر سامان کٹلری وغیرہ
پاک سابقہ انڈین لاک ہاؤس قائم شدہ ۱۹۲۸ء ٹیلیفون نمبر ۲۷۴۷۳
زیر دروازہ
مسجد وزیر خاں چوک رنگ محل
نزد سابق اڈہ اومنی بس لاہور

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ

فرمان نبوی

تم میں سے بہتر وہ آدمی ہے جو قرآن مجید پڑھے اور پڑھائے

اشاعت قرآن عزیز کی ایمان پرور مجلس

انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور کے زیر اہتمام ہر سال حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی دورۂ تفسیر پڑھاتے ہیں۔ حسب دستور اس سال بھی مدارس عربیہ کے ۳۴ فارغ التحصیل علمائے کرام داخل ہوئے جن کے قیام و طعام کی انجمن کفیل ہوتی ہے۔ یکم رمضان المبارک ۱۳۷۶ھ سے شروع ہو کر ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۷۶ھ کو دورۂ تفسیر ختم ہوا۔ ۲۷ کامیاب علمائے کرام کو نادر ترین سندات عطا کی گئیں۔ جن پر حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا سید حسین صاحب مدنی دامت برکاتہم کے دستخط ثبت ہیں۔ کل ۳۰ علماء کرام شریک امتحان ہوئے۔ جن میں ۲۷ کامیاب رہے۔ کامیاب علماء کرام کے اسمائے گرامی معہ ولدیت و نمبر حاصل کردہ درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	اسم گرامی معہ ولدیت	سکونت	نمبر حاصل کردہ
۱	مولوی امیر غفار خاں صاحب ولد میر جعفر خاں صاحب	چمنول	۱۰۰
۲	مولوی شبیر محمد صاحب ولد غلام قادر صاحب	بنوں	۱۰۰
۳	مولوی عبدالحلیم صاحب ولد محمد نواز صاحب	ڈیرہ اسماعیل خاں	۱۰۰
۴	مولوی عبدالعزیز صاحب ولد نیک محمد صاحب	ملایا	۱۰۰
۵	مولوی سیف الرحمٰن صاحب ولد سید محمد صاحب	پشاور	۱۰۰
۶	حافظ محمد حنیف صاحب ولد ریاض احمد صاحب	لاہور	۱۰۰
۷	حافظ محمد رفیع صاحب ولد احمد بخش صاحب	ملتان	۱۰۰
۸	مولوی محمد سلیمان صاحب ولد علی بخش صاحب	ملتان	۱۰۰
۹	مولوی محمد افضل صاحب ولد مولوی ظہیر الدین صاحب	لائل پور	۹۹
۱۰	مولوی روح الامین صاحب ولد مولوی فضل حق صاحب	مردان	[illegible]
۱۱	مولوی عبدالرزاق صاحب ولد غلام حیدر شاہ صاحب	مظفر گڑھ	۹۷
۱۲	مولوی محمد خاں صاحب ولد مظفر خاں صاحب	بنوں	۹۶
۱۳	مولوی رفیع اللہ صاحب ولد مولوی عبدالولی صاحب	ہزارہ	۹۵
۱۴	مولوی محمد جمیل صاحب ولد عبدالحلیم صاحب	ادھم پور (کشمیر)	۹۵
۱۵	مولوی عبدالرحمٰن صاحب ولد سناب گل صاحب	مردان	۹۵
۱۶	مولوی شاہ محمد صاحب ولد محمد اشرف صاحب	سکھر	۹۵
۱۷	مولوی عبدالحق صاحب ولد محمد بخش صاحب	مظفر گڑھ	۹۵
۱۸	مولوی محمد رفیق صاحب ولد مولانا فتح محمد صاحب	ریاست پونچھ	۹۵
۱۹	مولوی عبداللہ صاحب ولد مولوی جان محمد صاحب	میانوالی	۹۵
۲۰	مولوی گل محمد صاحب ولد حافظ محمود صاحب	ڈیرہ غازیخاں	۹۰
۲۱	مولوی غلام حسین صاحب ولد فیض الدین صاحب	ریاست سوات	۸۸
۲۲	مولوی عاشق محمد صاحب ولد غلام رسول صاحب	ملتان	۸۴
۲۳	مولوی محب اللہ صاحب ولد محمد یٰسین صاحب	ریاست سوات	۷۷
۲۴	مولوی عبدالغفور صاحب ولد جانم اللہ صاحب	قبائل	۷۵
۲۵	مولوی غلام احمد صاحب ولد میاں محمد سعید صاحب	ملتان	۷۴
۲۶	مولوی اللہ دسایا صاحب ولد غلام حیدر شاہ صاحب	مظفر گڑھ	۵۷
۲۷	مولوی عبدالقاسم صاحب ولد شبیر احمد صاحب	[illegible]	۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

★ عن ابی سعید قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و نحن نتذاکر المسیح الدجال فقال الا اخبرکم بما ھو اخوف علیکم عندی من المسیح الدجال فقلنا بلی یا رسول اللہ قال الشرک الخفی ان یقوم الرجل فیصلی فیزید صلوته لما یری من نظر رجل (رواہ ابن ماجہ)

ترجمہ:۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ ہم مسیح دجال کا ذکر کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا خبردار! کیا میں تم کو ایک اور بات نہ بتلاؤں جو میرے نزدیک، تمہارے لئے مسیح دجال سے زیادہ خطرناک ہے۔ ہم نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا (وہ خطرناک چیز) شرک خفی ہے۔ آدمی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور نماز پڑھتا ہے اور زیادتی کرتا ہے نماز میں (یعنی لمبے چوڑے ارکان ادا کرتا ہے) محض اس لئے کہ کوئی شخص اس کو دیکھ رہا ہے۔

★ عن محمود بن لبید ان النبی [illegible] اللہ علیہ وسلم قال ان اخوف ما اخاف علیکم الشرک الاصغر قالوا یا رسول اللہ وما الشرک الاصغر قال الریاء رواہ احمد وزاد البیہقی فی شعب الایمان یقول اللہ لھم یوم یجازی العباد باعمالھم اذھبوا الی الذین کنتم تراؤن فی الدنیا فانظروا ھل تجدون عندھم جزاء او خیرا۔

ترجمہ:۔ محمود بن لبیدؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جس چیز سے میں تمہارے لئے بہت ڈرتا ہوں وہ شرک اصغر ہے (چھوٹا شرک) صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ شرک اصغر کیا ہے۔ فرمایا ریاء۔ (احمد) اور بیہقی کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہے۔ قیامت کے دن خداوند تعالیٰ ریاکاروں سے فرمائیگا۔ تم ان لوگوں کے پاس جاؤ۔ جن کو دنیا میں اپنے اعمال دکھایا کرتے تھے اور دیکھو کہ تم کو انکے پاس سے جزا یا بھلائی ملتی ہے (یا نہیں)

★ عن ابی سعید ن الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان رجلا عمل عملا فی صخرۃ لا باب لھا ولا کوۃ خرج عملہ الی الناس کائنا ما کان

ترجمہ:۔ ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی ایسے پتھر میں کوئی عمل کرے۔ جس میں نہ تو دروازہ ہو اور نہ کوئی روشندان اس کے عمل کی خبر لوگوں کو ہو جائے گی۔ خواہ وہ عمل کسی قسم کا ہو۔ (بیہقی)

★ عن عمر بن الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما اخاف علی ھذہ الامۃ کل منافق یتکلم بالحکمۃ و یعمل بالجور روی البیہقی الاحادیث الثلاثۃ فی شعب الایمان۔

ترجمہ:۔ حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میں اس امت پر (یعنی اپنی امت پر) ہر منافق کے شر سے ڈرتا ہوں جو علم و حکمت کی باتیں تو کرتا ہے اور کام ظالمانہ کرتا ہے۔ بیہقی۔

★ عن المھاجر بن حبیب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ انی لست کل کلام الحکیم اتقبل و لکنی اتقبل ھمہ وھواہ فان کان ھمہ و ھواہ فی طاعتی جعلت صمتہ حمدا لی و وقارا و ان لم یتکلم۔ (رواہ الدارمی)

ترجمہ:۔ مہاجر بن حبیب کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خداوند تعالےٰ فرماتا ہے۔ میں حکیم کے ہر کلام کو قبول نہیں کرتا لیکن میں اس کے ارادہ اور نیت کو قبول کرتا ہوں اگر اس کی نیت اور محبت میری اطاعت میں ہے تو میں اس کی خاموشی کو اپنی تعریف قرار دیتا ہوں اور وقار بھی اگرچہ وہ کلام نہ کرے۔

★ عن ابی ھریرۃ قال قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدی لو تعلمون ما اعلم لبکیتم کثیرا و لضحکتم قلیلا (رواہ البخاری)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر تم اس چیز کو معلوم کر لو۔ جس کو میں جانتا ہوں تو تم زیادہ روؤ اور بہت کم ہنسو۔

★ عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علی النار فرأیت فیھا امرأۃ من بنی اسرائیل تعذب فی ھرۃ لھا ربطتھا فلم تطعمھا و لم تدعھا تاکل من خشاش الارض حتی ماتت جوعا و رأیت عمرو بن عامر الخزاعی یجر قصبہ فی النار و کان اول من سیب السوائب (رواہ مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے سامنے دوزخ کی آگ پیش کی گئی (معراج میں یا خواب میں) میں نے اس میں اسرائیل کی ایک عورت کو دیکھا۔ جس کو ایک بلّی کے معاملے میں عذاب کیا جا رہا تھا۔ اس بلّی کو اس نے باندھ رکھا تھا نہ تو وہ اس کو کھانے کو دیتی تھی اور نہ اس کی رسی کھولتی تھی کہ وہ حشرات الارض میں سے (چل پھر کر) کچھ کھا لے۔ یہاں تک کہ وہ بھوکی مر گئی اور میں نے اس میں عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا جو اپنی آنتوں کو دوزخ کی آگ میں کھینچ رہا تھا اور یہ سب سے پہلا شخص تھا۔ جس نے سانڈ چھوڑنے (بسبب نذر وغیرہ) کی رسم نکالی تھی۔

★ عن ابی عامر او ابی مالک الاشعری قال سمعت رسول اللہ علیہ وسلم یقول لیکونن من امتی اقوام یستحلون الخز والحریر والخمر والمعازف و لینزلن اقوام الی جنب علم یروح علیھم بسارحۃ لھم یاتیھم رجل لحاجۃ فیقولون ارجع الینا غدا فیبیتھم اللہ و یضع العلم و یمسخ اخرین قردۃ و خنازیر الی یوم القیمۃ رواہ البخاری و فی بعض نسخ المصابیح الحر بالحاء والراء المھملتین و ھو تصحیف و انما ھو بالخاء والزاء المعجمتین نص علیہ الحمیدی و ابن الاثیر فی ھذا الحدیث و فی کتاب الحمیدی عن البخاری وکذا فی شرحہ للخطابی تروح علیھم سارحۃ لھم یاتیھم لحاجۃ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوعامر یا ابومالک اشعری کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے میری امت میں سے کچھ قومیں ایسی ہونگیں جو خز (اونی اور ریشمی کپڑا) کو ریشم کو اور شراب کو اور باجوں (راگ رنگ موسیقی) کو حلال و جائز کر دینگی اور ان میں سے کچھ قومیں اونچے پہاڑوں کے پہلو میں قیام کریں گی۔ (کہ ہر قسم کے لوگ ان کو دیکھنے آئیں گے)

باقی صفحہ ۱۴ پر

وظائف و لطائف

(خاموش مبلغ ملتان)

بیمار پُرسی اور گناہوں کا کفارہ

● ابوموسیٰ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھوکے کو کھانا کھلاؤ۔ بیمار کی عیادت (بیمار پُرسی) کرو اور قیدی کو چھڑاؤ (بخاری)

● حضرت ابُوھریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں (۱) سلام کا جواب دینا (۲) مریض کی عیادت کرنا (۳) جنازہ کے ساتھ جانا۔ (۴) دعوت قبول کرنا (۵) چھینک کا جواب دینا۔ (یعنی جب کوئی چھینکے تو الحمد للہ کہے اور سُننے والا چھینک کا جواب دے اور کہے، یَرْحَمُکَ اللہ) (بخاری ومسلم)

بہشت کی میوہ خوری

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان جب کسی مُسلمان بھائی کی بیمار پُرسی کرتا ہے تو وہ بہشت کی میوہ خوری میں رہتا ہے (یعنی بہشت کی میوہ خوری کا اہل ہو جاتا ہے۔) جب تک کہ وہ عیادت سے واپس نہ آئے۔ (مسلم)

اللہ کی خوشنودی

● حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خداوند تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔ اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہُوا۔ لیکن تو نے میری عیادت نہیں کی وہ جواب میں کہے گا اے میرے پروردگار میں کس طرح تیری عیادت کر سکتا تھا۔ حالانکہ تو دونوں جہان کا پالنے والا ہے۔ خداوند تعالیٰ کہے گا۔ کیا تجھ کو یاد نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہُوا اور تو نے اس کی عیادت نہیں کی۔ اگر اس کی عیادت کرتا تو مجھ کو اُس کے پاس ہی پاتا۔ یعنی میری خوشنودی تمہیں وہاں نصیب ہوتی۔ پھر خداوند تعالےٰ پوچھے گا۔ اے آدم کے بیٹے۔ میں نے تجھ سے کھانا مانگا۔ اور تو نے مجھ کو کھانا نہیں کھلایا۔ وہ جواب میں کہے گا۔ اے پروردگار میں کیوں کر تجھ کو کھلا سکتا تھا۔ تو تو دونوں جہان کا پالنے والا ہے۔ خداوند تعالےٰ کہے گا۔ تجھ کو یاد نہیں۔ میرا فلاں بندہ تجھ سے کھانا مانگنے آیا تھا۔ تو نے اس کو کھانا نہیں کھلایا۔ اگر تو اس کو کھانا کھلا دیتا۔ تو مجھ کو (میری خوشنودی کو) اس کے پاس پاتا۔ پھر خداوند تعالےٰ پوچھیگا آدمؑ کے بیٹے۔ میں نے تجھ سے پانی مانگا اور تو نے مجھ کو پانی نہیں پلایا۔ وہ عرض کرے گا۔ پروردگار میں تم کو کیونکر پانی پلا سکتا تھا۔ تو تو دونوں جہان کے پالنے والا ہے۔ خداوند تعالےٰ فرمائے گا۔ میرے فلاں بندہ نے تجھ سے پانی مانگا تو نے اس کو پانی نہیں پلایا۔ تجھ کو معلوم نہیں اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو مجھ کو اس کے پاس پاتا۔

بیمار پُرسی کی دُعا

● حضرت ابن عباس رضی اللہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے ایک دیہاتی کی بیمار پُرسی کو تشریف لے گئے اور حضورؐ کی یہ عادت تھی کہ جب کسی مریض کی بیمار پُرسی فرماتے تو اس کے پاس بیٹھ کر فرماتے۔ لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ انشاءَ اللّٰهُ تعالیٰ یعنی فکر نہ کرو۔ یہ بیماری (گناہوں سے) پاک کرنے والی ہے۔ چنانچہ آپ نے دیہاتی سے بھی یہی فرمایا۔ دیہاتی نے آپ کے الفاظ سُن کر کہا۔ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک بخار ہے جو بہت بوڑھے شخص پر جوش مارتا ہے۔ اور اس کو قبر میں لے جائے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اسی طرح سے ہو گا۔ (بخاری)

● حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ہم میں سے جب کوئی شخص بیمار ہوتا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دایاں ہاتھ اس پر پھیرتے اور فرماتے اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا

ترجمہ:۔ یعنی اے پروردگار لوگوں کی بیماری کو دُور کر اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے۔ نہیں ہے شفا مگر تیری شفا وہ شفا جو کسی بیماری کو نہ چھوڑے۔ (بخاری ومسلم)

● حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب کوئی آدمی اپنے بدن میں کسی درد یا بیماری کی شکایت کرتا ہے یا اُس کے جسم میں پھوڑا یا زخم ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی اُٹھا کر فرماتے بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا۔ یعنی برکت حاصل کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے۔ ہماری زمین کی یہ مٹی ہمارے بعض آدمیوں کے لعاب دہن سے آلودہ ہے۔ شفا دیا جائے۔ ہمارا بیمار ہمارے پروردگار کے حکم سے۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تھا کہ لعاب دہن سے شہادت کی اُنگلی کو آلودہ کر کے زمین پر رکھتے۔ اور لعاب میں مٹی ملا کر بیمار کے درد۔ پھوڑے یا زخم پر رکھ دیتے اور مذکورہ دُعا فرماتے (بخاری ومسلم)

گناہوں کا کفارہ

● حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سائب کے پاس تشریف لائے اور پوچھا کیا ہوا کیوں کانپتی ہے۔ اس نے کہا بخار ہے۔ خدا اس میں برکت نہ دے۔ آپؐ نے فرمایا بخار کو بُرا نہ کہو۔ اس لیے کہ بخار بنی آدم کے گناہوں کو دور کرتا ہے۔ جس طرح بھٹی دور کرتی ہے میل لوہے کا (مسلم)

● حضرت ابو موسیٰؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے۔ (اور اُس سے اُس کے اوراد و وظائف فوت ہوتے ہیں) لکھا جاتا ہے اس [illegible] میں مثل اس کے کہ وہ صحت اور اقامت کی حالت میں کرتا تھا۔

● حضرت علی بن زید امیہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے قرآن مجید کی ان آیتوں کا مطلب دریافت کیا۔ ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ۔ یعنی جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اس کو ظاہر کرو یا چھپاؤ۔ خدا اس کا حساب تم سے دریافت کرے گا۔ اور مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ۔ یعنی جو کوئی بُرا کام کرے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ دنیا میں یا آخرت میں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جب سے میں نے اس مسئلہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا ہے۔ مجھ سے کسی نے اس مسئلہ کو نہیں پوچھا۔ میرے سوال کے جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہ محاسبہ اور جزا جو آیتوں میں مذکور ہے۔ خدا کا عتاب ہے بندہ پر جو اس کو بخار اور

باقی بر صفحہ

اَلْیُسْرُ فِی الدِّیْن
دین میں آسانی

(از جناب عبد الرحمان صاحب (لودھیانوی) بی اے - بی ٹی پرنسپل عثمانیہ کالج شیخوپورہ)

وَمَا جَعَلَ عَلَیْکُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ ط مِلَّۃَ اَبِیْکُمْ اِبْرٰھِیْمَ ط ھُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ ۵ پارہ ۱۷ رکوع ۱۷

ترجمہ - اور تم پر دین میں کچھ مشکل نہیں رکھی - تمہارے باپ ابراہیمؑ کا دین ہے - اسی نے تمہارا نام پہلے سے مسلمان رکھا تھا

دین میں کوئی ایسی مشکل نہیں رکھی جس کا اُٹھانا کٹھن ہو - احکام میں ہر طرح کی رخصتوں اور سہولتوں کا لحاظ رکھا ہے - یہ دوسری بات ہے کہ تم خود اپنے اُوپر ایک آسان چیز کو مشکل بنالو -

اللہ نے پہلی کتابوں میں اور اس قرآن میں تمہارا نام مسلم رکھا - جس کے معنی حکمبردار اور وفاشعار کے ہیں - ... تمہارا نام مسلم ہے - گو اور اُمتیں بھی مسلم تھیں - مگر لقب یہ تمہارا ہی ٹھہرا ہے سو اس کی لاج رکھنی چاہیئے - تم کو اس واسطے پسند کیا کہ تم اور اُمتوں کو سکھاؤ - اور رسولؐ تم کو سکھائے - اور یہ اُمّت جو سب سے پیچھے آئی - اس کی یہی غرض ہے کہ تمام اُمتوں کی غلطیاں درست کرے - اور سب کو سیدھی راہ بتائے - گویا جو مجد و شرف اس اُمّت کو ملا ہے وہ اسی لئے ہے کہ یہ دُنیا کے لئے معلم بنے اور تبلیغی جہاد کرے - اگر کوئی مسلمان صدق دل سے برابر ایمان پر قائم رہے ایک لمحہ کے لئے بھی ایمانی روشنی اور قلبی طمانیت اُس کے قلب سے جُدا نہیں ہوتی - صرف کسی خاص حالت میں بہت ہی سخت دباؤ اور زبردستی سے مجبور ہو کر شدید ترین خوف کے وقت گلو خلاصی کے لئے محض زبان سے منکر ہو جائے - یعنی کوئی کلمہ اسلام کے خلاف نکال دے - بشرطیکہ اس وقت بھی قلب میں کوئی تردد نہ ہو بلکہ زبانی لفظ سے سخت کراہت و نفرت ہو ایسا شخص مرتد نہیں بلکہ مسلمان ہی سمجھا جائے گا - ہاں اس سے بلند مقام وہ ہے - کہ آدمی مرنا قبول کرے مگر مُنہ سے کبھی ایسا لفظ نہ نکالے - جیسا کہ حضرت بلالؓ حضرت یاسرؓ حضرت سمیّہؓ - حضرت خبیبؓ بن زید انصاری اور حضرت عبداللہ بن حذافہؓ وغیرہ کے واقعات تاریخوں میں موجود ہیں

روایات میں ہے کہ صحابہؓ کے پاؤں رات کو کھڑے کھڑے سُوج جاتے تھے اور پھٹنے لگتے تھے - بلکہ بعض تو اپنے بال رسّی سے باندھ لیتے تھے کہ اگر نیند آئے تو جھٹکا لگ کر تکلیف سے آنکھ کھل جائے - اب اُمّت کے حق نماز تہجد نہ فرض ہے نہ وقت کی یا مقدار تلاوت کی کوئی قید ہے -

(یُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْکُمْ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا ۝

سورہ النساء رکوع ۵ پارہ ۵

ترجمہ - اللہ چاہتا ہے کہ تم سے بوجھ ہلکا کرے اور انسان بنا ہے کمزور

حق تعالےٰ نے اپنی رحمت سے شریعت میں کوئی تنگی نہیں رکھی کہ کوئی حلال کو چھوڑے اور حرام کی طرف دوڑے -

(وَلَا نُکَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا وَلَدَیْنَا کِتٰبٌ یَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝

سورہ المؤمنون رکوع ۴ پارہ ۱۸

ترجمہ - اور ہم کسی پر بوجھ نہیں ڈالتے - مگر اُس کی گنجائش کے موافق، اور ہمارے پاس لکھا ہُوا ہے - جو سچ بولتا ہے اور اُن پر ظلم نہ ہوگا -

مسلمان باوجود ایمان و احسان کے کفّار مغرورین کی طرح مکراللہ سے مامون نہیں ہمہ وقت خوفِ خدا سے لرزاں و ترساں رہتے ہیں کہ نہ معلوم دُنیا میں جو انعامات ہو رہے ہیں - استدراج تو نہیں - مومن نیکی کرتا اور ڈرتا رہتا ہے - اور منافق بدی کرکے بے فکر ہوتا ہے - مسلمان آیات کو کونیہ و شرعیہ دونوں پر ایمان رکھتے ہیں کہ جو کچھ اُدھر سے پیش آئے عین حکمت اور جو خبر دی جائے بالکل حق اور جو حکم ملے وہ بہمہ وجوہ صواب و معقول ہے - وہ خالص توحید و ایمان پر قائم ہیں ہر ایک عمل صدق و اخلاص سے ادا کرتے ہیں - شرک جلی و خفی کا شائبہ بھی نہیں آنے دیتے - اللہ کی راہ میں خرچ کرکے انہیں کھٹکا لگا رہتا ہے - کیا جانے وہاں قبول ہُوا یا نہ ہُوا آگے کام آئے یا نہ آئے اپنے عمل پر مغرور نہیں ہوتے - نیکی کرنے کے باوجود ڈرتے ہیں - دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی جو اعمال و خصائل اوپر بیان کئے گئے ہیں کوئی ایسے مشکل کام نہیں - جن کا کرنا انسانی طاقت سے باہر ہو - ہماری یہ عادت نہیں ہے کہ لوگوں کو تکلیف مالا یطاق دی جائے -

روزہ میں سہولت

یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ ز پ ۲ ع ۷

ترجمہ - اللہ چاہتا ہے تم پر آسانی اور نہیں چاہتا تم پر دشواری -

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جو اول رمضان میں روزہ کا حکم فرمایا - اور بوجہ عذر پھر مریض اور مسافر کو افطار کرنے کی اجازت دی - اور دیگر اوقات میں اُن دنوں کے شمار کے برابر روزوں کا قضا کرنا تم پر پھر واجب فرمایا ایک ساتھ ہونے یا متفرق ہونے کی ضرورت نہیں تو اس میں اس کا لحاظ ہے کہ تم پر سہولت رہے دشواری نہ ہو اور یہ بھی منظور ہے - کہ تم اپنے روزوں کی شمار پوری کر لیا کرو - ثواب میں کمی نہ آجائے - اور یہ بھی مدِّنظر ہے کہ تم اس طریقہ سراسر خیر کی ہدایت پر اپنے اللہ کی بڑائی بیان کرو - اور اس کی بزرگی سے یاد کرو - اور یہ بھی مطلوب ہے کہ ان نعمتوں پر تم شکر کرو - اور شکر کرنے والوں کی جماعت میں داخل ہو جاؤ -

رمضان شریف کی رات میں جو نیند کے بعد کھانا، پینا، عورت کے پاس جانا حرام تھا اس میں بھی سہولت کر دی گئی - اب تمام رات جب چاہو عورتوں کے ساتھ اختلاط کرو - رات بھر میں مجامعت کی اجازت دیدی گئی اسی طرح رمضان کی رات میں تم کو صبح صادق تک کھانے پینے کی اجازت ہے -

وضو میں سہولت

اللہ تعالیٰ نے ضرورت کے وقت تیمّم کی اجازت دے دی اور مٹی کو پانی کے قائم مقام کر دیا۔ اس لئے کہ وہ سہولت اور معافی دینے والا ہے۔ اور بندوں کی خطائیں بخشنے والا ہے۔ اپنے بندوں کے نفع اور آسائش کو پسند فرماتا ہے۔

جنابت کی حالت میں نماز سے دُور رہو۔ یہاں تک کہ غسل کر کے تمام بدن کو خوب پاک کر لو۔ کیونکہ نماز میں دو امر مہتم بالشان ہیں۔ ایک حضور اور خشوع دوسرے طہارت اور لطافت۔

نماز کو پورے اہتمام سے پڑھو۔ اور جملہ امور ظاہری اور باطنی کا لحاظ رکھو گو نفس پر شاق ہو۔

اگر کوئی ایسا عذر پیش آئے کہ پانی کے استعمال سے معذوری ہو اور طہارت کا حاصل کرنا ضروری ہو تو ایسے وقت میں زمین سے تیمّم کر لینا کافی ہے اب پانی کے استعمال سے معذوری کی تین صورتیں بتلائیں ایک بیماری کہ اس میں پانی ضرر کرتا ہے دوسری یہ کہ سفر در پیش ہو اور پانی اتنا موجود ہے کہ وضو کر لے تو پیاس سے ہلاک ہونے کا اندیشہ ہے۔ دُور تک پانی نہ ملے گا۔ تیسری یہ کہ پانی بالکل موجود نہیں۔ جائے ضرور سے انسان فارغ ہُوا ہو۔ اور اس کو وضو کی حاجت ہے۔ دوسری یہ کہ عورت سے صحبت کی ہو تو اس کو غسل کی ضرورت ہے۔

کھانے میں سہولت

جو کچھ زمین میں پیدا ہوتا ہے۔ اس میں سے کھاؤ۔ بشرطیکہ وہ شرعاً حلال و طیّب ہو نہ تو فی نفسہٖ حرام ہو جیسے مردار اور خنزیر یا جن جانوروں پر اللہ کے سوا کسی کا نام پکارا جائے۔ اور اُن جانوروں کے ذبح سے اُس کی قربت مقصود ہو اور نہ کسی امر عارضی سے اُس میں حرمت آ گئی ہو جیسے غصب، چوری، رشوت، اور سود کا مال، ان سب سے اجتناب ضروری ہے۔ اور شیطان کی پیروی ہرگز نہ کرو۔ کہ جس کو چاہا حرام

اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کے لئے مُردار، خون، سُؤر کا گوشت اور جن جانوروں پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے، حرام کر دیا ہے۔

لیکن لاچاری اور اضطراری حالت میں اتنا کھا لینے کی اجازت ہے جس سے نہ مرے اور بشرطیکہ نافرمانی اور زیادتی نہ کرے

وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ۔ ترجمہ۔ اور اگر ظاہر کرو گے اپنے جی کی بات یا چھپاؤ گے اُس کا حساب تم سے اللہ لے گا۔

اوّل آیت پر حضراتِ صحابہ کو بڑی پریشانی ہوئی تھی اُن کی تسلی کے لئے دو آیتیں نازل ہوئیں اٰمَنَ الرسول الخ اور لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا نازل ہوئیں اب اس کے بعد ربّنا لا تؤاخذنا آخر سورت تک نازل فرما کر ایسا اطمینان کر دیا گیا۔ کہ کسی صعوبت اور دشواری کا اندیشہ بھی باقی نہ چھوڑا۔ اور جب اس دشواری کے بعد جو حضرات صحابہؓ کو پیش آ چکی تھی۔ اللہ کی رحمت سے اب ہر ایک دشواری سے ہم کو امن مل گیا تو اب اتنا اور بھی ہونا چاہیئے۔ کہ کفّار پر ہم کو غلبہ عنایت ہو۔

قسم کا بیان

حضرت ایوبؑ نے حالتِ مرض میں کسی بات پر خفا ہو کر قسم کھائی کہ تندرست ہو گئے تو اپنی عورت کو سو لکڑیاں ماریں گے وہ بی بی اُس حالت کی رفیق تھی اور چنداں قصوروار بھی نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے قسم سچّا کرنے کا ایک حیلہ اُن کو بتلا دیا۔ جو ان ہی کے لئے مخصوص تھا۔ آج اگر کوئی اس طرح کی قسم کھا بیٹھے تو اُس کے پُورا کرنے کے لئے اتنی بات کافی نہ ہوگی جس حیلہ سے کسی حکم شرعی یا مقصدِ دینی کا ابطال ہوتا ہو وہ جائز نہیں۔ جیسے اسقاطِ زکوٰۃ کے لئے لوگوں نے حیلے نکالے ہیں۔ ہاں جو حیلہ حکم شرعی کو باطل نہ کرے بلکہ کسی معروف کا ذریعہ بنتا ہو اُس کی اجازت ہے۔

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ پ ۲ ع

ترجمہ۔ اللہ تمہاری بیہودہ قسموں پر نہیں پکڑتا۔ لیکن تم کو اُن قسموں پر پکڑتا ہے۔ جن کا تمہارے دلوں نے قصد کیا ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

لغو اور بیہودہ قسم پر کفارہ نہیں ہے۔ خدا حلیم ہے کہ مواخذہ میں جلدی نہیں فرماتا۔ شاید بندہ توبہ کر لے۔

لغو اور بیہودہ قسم وہ ہے کہ مُنہ سے عادت اور عُرف کے موافق بے ساختہ اور ناخواستہ نکل جائے۔ اور دل کو خبر تک نہ ہو۔ ایسی قسم پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

جب یہ معلوم ہُوا کہ دل کے خیالات پر بھی حساب اور گرفت ہے۔ تو اس پر حضراتِ صحابہؓ گھبرائے اور ڈرے۔ اور اُن کو اتنا صدمہ ہُوا کہ کسی آیت پر نہ ہُوا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی تو آپ نے فرمایا۔ "قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا" یعنی اشکال نظر آئے یا دقت، مگر حق تعالےٰ کے ارشاد کی تسلیم میں ادنےٰ توقف بھی مت کرو اور سینہ ٹھوک کر سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا عرض کر دو۔ جب آپ کے ارشاد کی تعمیل کی تو انشراح کے ساتھ یہ کلمات زبان پر بے ساختہ جاری ہو گئے۔

وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ پ ۲۱ ع ۱۷

ترجمہ۔ اور تم پر گناہ نہیں جس چیز میں چوک جاؤ، پر وہ جو دل سے ارادہ کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

بھول کر یا نادانستہ اگر غلط کہہ دیا کہ فلاں کا بیٹا فلاں، وہ معاف ہے۔ بھول چوک کا گناہ کسی چیز میں نہیں ہاں ارادہ کا ہے۔ اس میں بھی اللہ چاہے تو بخش دے۔

ہجرت میں مجبوری پر سہولت

جو لوگ اپنے اُوپر ظلم کرتے ہیں یعنی کافروں کے ساتھ مل رہے ہیں۔ اور ہجرت نہیں کرتے تو فرشتے اُن سے مرنے کے وقت پوچھتے ہیں کہ تم کس دین پر تھے وہ کہتے ہیں کہ ہم تو مسلمان تھے مگر بوجہ ضعف و کمزوری کے دین کی باتیں نہ کر سکتے تھے۔ فرشتے کہتے ہیں کہ اللہ کی زمین تو بہت وسیع تھی تم یہ تو کر سکتے تھے کہ وہاں سے ہجرت کر جاتے سو ایسوں کا ٹھکانا جہنّم ہے۔ البتہ جو لوگ ضعیف ہیں اور عورتیں اور بچے کہ وہ نہ ہجرت کی تدبیر کر سکتے ہیں نہ ان کو کوئی ہجرت کا رستہ معلوم ہے وہ قابلِ معافی ہیں۔

جہاد میں شریک نہ ہونے پر سچّے معذورین کو رعایت: جھوٹے عذر کرنے والوں کے

حبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نادر نمونے

ایک صحابی نے آکر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے لئے تو نے کیا تیار کر رکھا ہے؟ جس کی وجہ سے انتظار ہے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے بہت سی نمازیں اور روزے اور صدقات (نفلی) تو تیار نہیں کر رکھے البتہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت ضرور میرے دل میں ہے۔ تو حضور صلی اللہ وسلم نے فرمایا تم قیامت میں اسی کے ساتھ ہوگے جس سے تم محبت رکھتے ہو۔ حضور کا یہ ارشاد ہے کہ آدمی کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس سے اس کو محبت ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھ سے پیار کرنے والے بعض ایسے لوگ ہوں گے جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔ اور ان کی تمنا یہ ہوگی کاش کہ اپنے اہل و عیال اور مال کے بدلے وہ مجھے دیکھ لیتے۔ حضرت خالدؓ کی بیٹی عبدہ کہتی ہیں کہ میرے والد جب بھی سونے کے لئے لیٹتے تو جب تک آنکھ نہ لگتی اور جاگتے رہتے حضور کی یاد اور شوق و اشتیاق میں لگے رہتے

حضرت بلالؓ کا قصہ مشہور ہے کہ جب ان کے انتقال کا وقت ہوا تو ان کی بیوی جدائی پر رنجیدہ ہو کر کہنے لگیں کہ ہائے افسوس وہ کہنے لگے سبحان اللہ کیا مزہ کی بات ہے۔ کو کل [redacted] اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرونگے۔ اور ان کے صحابہ سے ملیں گے۔

حضرت زیدؓ کو جب سولی دی جانے لگی۔ تو ابوسفیان نے پوچھا کہ تجھے یہ گوارا ہے۔ کہ ہم تجھے چھوڑ دیں اور تیری بجائے خدانخواستہ حضورؐ کے ساتھ یہ معاملہ کریں۔ تو زیدؓ نے کہا۔ خدا کی قسم مجھے یہ بھی گوارا نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دولتکدہ پر تشریف فرما ہوں اور وہاں ان کے کانٹا چبھ جائے۔ اور میں اپنے گھر میں آرام سے رہ سکوں۔ ابوسفیان کہنے لگا کہ میں نے کبھی کسی کو کسی سے اتنی محبت کرتے نہیں دیکھا۔ جتنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت کو ان سے ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور آکر عرض کیا کہ مجھے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کرا دو حضرت عائشہؓ نے حجرہ شریفہ کھولا۔ انہوں نے زیارت [redacted] اور زیارت کرکے روتی رہیں۔ اور روتے روتے وہیں انتقال فرما گئیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کسی نے پوچھا کہ آپ کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنی محبت تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ خدا کی پاک کی قسم حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے نزدیک اپنے مالوں سے اپنی اولادوں سے اپنی ماؤں سے اور سخت پیاس کی حالت میں ٹھنڈے پانی سے زیادہ محبوب تھے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں وہ پائی جائیں۔ ایمان کی حلاوت اور مزہ نصیب ہو جاتے۔ ایک یہ کہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت (ماسوی) سب سے زیادہ ہو۔ دوسرے یہ کہ جس کسی سے محبت ہو۔ اللہ ہی کے واسطے ہو۔ تیسرے یہ کہ کفر کی طرف لوٹنا اس کو ایسا ہی گراں اور مشکل ہو جیسا کہ آگ میں گرنا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ آپ کی اطاعت کرے۔ آپؐ کی ہر سنت اور طریقہ کو اختیار کرے۔ آپؐ کے اقوال و افعال کی پیروی کرے۔ آپؐ نے جن چیزوں سے منع فرمایا ہے ان سے رُک جائے۔ خوشحالی و تنگدستی رنج و مصیبت اور عیش و آرام میں ہر حال، آپؐ کے طریقہ پر چلے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ آپؐ ان لوگوں سے کہدیجئے کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو تم میرا اتباع کرو۔ خدا تعالیٰ تم سے محبت کریں گے۔ اور تمہارے گناہوں کو معاف کردیں گے۔ اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے ہیں۔ بڑے رحم فرمانے والے ہیں۔

اللھم وفقنا لما تحب وترضیٰ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

محبت کا دعویٰ

اور پھر.......... مستقل نافرمانی

یہ محبت نہیں .... انکار ہے

بقیہ احادیث الرسول صفحہ ۱۰ سے آگے

رات کے وقت ان کے مویشی (جو چرنے کو گئے تھے) واپس آئیں گے اور ایک سائل ان کے پاس آئے گا اور وہ اس کو ٹالنے کی نیت سے) کہیں گے کل ہمارے پاس آنا۔ پھر رات ہی کو خداوند تعالیٰ ان پر اپنا عذاب نازل فرمائے گا۔ پہاڑوں کو ان کے بعض آدمیوں پر گرا دے گا اور بعض کی صورتوں کو مسخ کر دے گا۔ بندر اور سؤر بنا دے گا۔ جو قیامت تک اسی شکل و صورت میں رہیں گے۔

✪ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ترجمہ:- حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خداوند تعالیٰ جب کسی قوم پر عذاب نازل فرماتا ہے۔ تو یہ عذاب ہر اس شخص کو گھیر لیتا ہے جو اس قوم میں ہوتا ہے۔ پھر (آخرت) میں لوگوں کو ان کے اعمال کے اُٹھایا جائے گا۔ (یعنی سزا و جزا دی جائیگی) (بخاری و مسلم)

✪ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ (رواہ مسلم)

ترجمہ:- حضرت جابرؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن ہر بندہ اس حالت پر اٹھایا جائے گا۔ جس حال پر کہ وہ مرا ہے۔ (مسلم)

ٹوتھ پاؤڈر
دانتوں کی مختلف بیماریوں کے لئے مفید ہے۔ قیمت ۸ آنے
مکسچر کم پینٹ۔ دانتوں اور مسوڑھوں کو مضبوط بنانا ہے
ملنے کا پتہ ڈاکٹر غلام نبی احاطہ بلاقی شاہ ولنڈا بازار لاہور

رعایتی نرخوں پر
نشان ستارہ
وارنش اینمل
ریڈی مکسڈ سفیدہ ڈرائی کلر ڈسٹمپر
عمارتی رنگ و روغن
تھوک پرچون
لاہور آئرن اینڈ پینٹ مارٹ۔ بیرون کشمیری گیٹ
بادامی باغ لاہور

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے فضائل

(از جناب کمال الدین صاحب مدرس لاہور کارپوریشن)

نمبر ۱

دھر ع ۱ ۔ اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ
كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۝ عَيْنًا يَّشْرَبُ
بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ۝ يُوْفُوْنَ
بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ
مُسْتَطِيْرًا ۝ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ
مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ
لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا
اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝
فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ
نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝ وَجَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا
جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۝ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا
زَمْهَرِيْرًا ۝ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَ
ذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ۝ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ
بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا ۝
قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ۝
وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا
عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ۝ وَيَطُوْفُ
عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ
حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ۝ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ
نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ۝ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ
خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ
فِضَّةٍ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ۝
اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ
مَّشْكُوْرًا ۝

ترجمہ۔ بےشک نیک لوگ (جنت میں) ایسے جام شراب پئیں گے جن میں کافور کی آمیزش ہوگی۔ ایسے چشموں سے بھرے جائیں گے۔ جن سے اللہ کے خاص بندے پیتے ہیں۔ (ان چشموں میں یہ عجیب بات ہوگی) کہ وہ جنتی لوگ ان چشموں کو جہاں چاہیں گے وہیں لے جائیں گے یعنی یہ چشمے ان کے اشاروں کے محتاج ہونگے) یہ ایسے لوگ ہیں جو منتوں کو پورا کرتے ہیں (اور اسی طرح دوسرے واجبات کو) اور ایسے دن سے ڈرتے ہیں جس دن کی سختی پھیلی ہوئی ہوگی (یعنی عام ہوگی کہ ہر شخص کچھ نہ کچھ اس دن پریشانی میں مبتلا ہوگا) یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں۔ مسکین کو اور یتیم کو اور قیدی کو (بالخصوص قیدی کافر اور لڑائی میں جو گرفتار ہو کر آتے تھے)

اور وہ لوگ (اپنے دل میں یا زبان سے) کہتے ہیں کہ ہم تم کو محض اللہ کے واسطے کھلاتے ہیں۔ نہ تو ہم اس کا تم سے بدلہ چاہتے ہیں نہ اس کا شکریہ چاہتے ہیں (بلکہ اس وجہ سے کھلاتے ہیں) کہ ہم اپنے رب کی طرف سے ایک سخت اور تلخ دن کا (یعنی قیامت کے دن کا) خوف رکھتے ہیں۔ پس اللہ جل شانہ ان کو اس دن کی سختی سے محفوظ رکھے گا۔ اور ان کو تازگی اور سرور عطا کرے گا۔ اور ان کو اس پختگی کے بدلے میں جنت اور ریشمی لباس عطا کرے گا اس حالت میں کہ وہ جنت میں مسہریوں پر تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہونگے۔ نہ وہاں گرمی کی تپش پائیں گے نہ سردی۔ (بلکہ معتدل موسم رہوگا) اور درختوں کے سائے ان لوگوں پر جھکے ہوئے ہونگے۔ اور ان کے خوشے ان کے مطیع ہونگے (کہ جس وقت جس کو پسند کریں گے وہ قریب آ جائے گا) اور ان کے پاس (کھانے پینے کے لئے) چاندی کے برتن اور شیشے کے آبخورے لائے جائیں گے ایسے شیشے جو چاندی کے ہوں گے (یعنی وہ شیشے بجائے کانچ کے چاندی کے بنے ہوئے ہونگے جو اس عالم میں دشوار ہے) ایسے جام شراب بھی پلائے جائیں گے جن میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی (جیسا کہ زنجبیل کی بوتل میں ہوتا ہے) یہ ایسے چشمے سے بھرے جائیں گے جس کا نام سلسبیل ہے (جو خوب ٹھنڈا ہوتا ہے اور سونٹھ کا مزہ۔ مقصد یہ ہے کہ وہاں مختلف انواع کی شرابیں ہیں)۔ اور اس کو ایسے لڑکے لے کر آتے جاتے رہیں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہینگے اور (ایسے حسین) اگر تو ان کو دیکھے تو یہ گمان کرے کہ یہ موتی ہیں جو بکھرے ہوئے ہیں۔ اور جو چیزیں اوپر ذکر کی گئیں) یہی فقط نہیں بلکہ جب تو اس جگہ کو دیکھے گا تو وہاں بڑی بڑی نعمتیں اور بہت بڑا ملک نظر آئے گا۔ اور ان لوگوں پر وہاں باریک ریشم کے سبز کپڑے ہوں گے اور موٹے ریشم کے (غرض مختلف انواع کے بہترین لباس ہوں گے) اور ان کو ہاتھوں میں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ اور حق تعالیٰ شانہ ان کو ایسی شراب پلائے گا جو نہایت پاکیزہ ہوگی۔ اور یہ کہا جائے گا کہ یہ تمہارے اعمال کا بدلہ ہے۔ اور تم نے جو کوشش دنیا میں کی تھی وہ قابل قدر ہے۔

ان آیات میں جتنے فضائل اکرام اور اعزاز نیک کام کرنے والوں کے بالخصوص اللہ کی رضا میں خرچ کرنے والوں کے ذکر کئے گئے ہیں۔ اگر ہم میں ایمان کا کمال ہوتا تو ان وعدوں کے بعد کون شخص ایسا ہو سکتا ہے جو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی طرح کوئی چیز بھی گھر میں اللہ اور اس کے رسول پاک کے نام کے سوا چھوڑے۔ ان آیات میں چند امور قابل غور ہیں۔ (۱) پہلے چشمہ کے بارے میں ذکر ہوا ہے کہ جنتی لوگ ان چشموں کو جہاں چاہینگے لے جائیں گے۔ مجاہد اس کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ وہ لوگ ان چشموں کو جہاں چاہیں گے کھینچ کے لے جائیں گے۔ قتادہ کہتے ہیں کہ ان کے لئے کافور کی آمیزش ہوگی اور مشک کی مہر ان پر لگی ہوگی۔ اور وہ اس چشمہ کو جدھر کو چاہیں گے ادھر کو اس کا پانی چلنے لگے گا۔ ابن شوذب کہتے ہیں۔ کہ ان لوگوں کے پاس سونے کی چھڑیاں ہوں گی۔ اور وہ اپنی چھڑیوں سے جس طرف کو اشارہ کریں گے اس طرف کو وہ نہریں چلنے لگیں گی۔

(۲) منتوں کے پورا کرنے کے متعلق قتادہ سے نقل کیا گیا کہ اللہ کے تمام احکام کو پورا کرنے والے لوگ ہیں [illegible] سورہ کے شروع میں ان کو ابرار سے تعبیر کیا گیا۔ مجاہد کہتے ہیں کہ اس سے وہ منتیں مراد ہیں جو اللہ کے حق میں کی گئی ہوں (یعنی کوئی شخص روزوں کی نذر کرے۔ اعتکاف کی نذر کرے) اسی طرح عبادات کی نذر کرے۔ عکرمہ کہتے ہیں کہ شکرانہ کی منتیں مراد ہیں۔ حضرت ابن عباس سے نقل کیا گیا کہ حضورؐ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے یہ منت مان رکھی تھی کہ میں اپنے آپ کو اللہ کے راستے ذبح کروں گا۔ حضورؐ کسی چیز میں مشغول تھے التفات نہیں فرمایا۔ یہ صاحب بھی حضورؐ کے سکوت سے اجازت سمجھے اور حضورؐ سے غرض (ہو جانے کے بعد) ... دور جا کر اپنے آپ کو ذبح کرنے لگے حضورؐ کو ان کا علم ہوا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ

اللہ کا شکر ہے کہ جس نے میری اُمت میں ایسے لوگ پیدا کئے جو منت کے پورا کرنے کا اس قدر اہتمام کریں۔ اس کے بعد ان کو اپنے ذبح کرنے سے منع فرمایا۔ اور ان سے فرمایا کہ اپنی جان کے بدلے سو اُونٹ اللہ کے نام پر ذبح کریں۔ اس لئے کہ اپنے آپ کو ذبح کرنا ناجائز ہے۔ اور جان کا فدیہ دیت میں سو اُونٹ ہے۔

۳- قیدیوں کے کھلانے سے آیت شریفہ میں مشرک قیدی مراد ہیں۔ اس لئے کہ اس زمانہ میں مشرک قیدی ہی ہوتے تھے۔ مسلمان قیدی اس وقت نہ تھے۔ اور جب کافروں کے کھلانے پر یہ ثواب ہے تو مسلمان قیدی اس میں بطریق اولیٰ آگئے۔ مجاہد کہتے ہیں کہ جب حضورؐ بدر کے قیدیوں کو (جو کافر تھے) پکڑ کر لائے تو سات حضرات صحابہ کرامؓ حضرت ابوبکرؓ عمرؓ علیؓ زبیرؓ عبدالرحمٰن بن عوفؓ سعدؓ اور ابو عبیدہؓ نے ان پر خاص طور سے خرچ کیا۔ جس پر انصار نے کہا کہ ہم نے تو اللہ کے واسطے ان سے قتال کیا تھا۔ تم اتنا زیادہ خرچ کرتے ہو۔ اس پر ان الابرار سے انیس آیتیں ان حضرات کی تعریف میں نازل ہوئیں۔ حضرت حسنؓ کہتے ہیں کہ جب یہ آیتیں نازل ہوئیں اس وقت قیدی مشرکین تھے۔ قتادہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں قیدی کے ساتھ احسان کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ حالانکہ اس وقت قیدی مشرک تھے۔ تو مسلمان قیدی کا حق تجھ پر اور بھی زیادہ ہوگیا۔ ابن جبیر کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں مسلمان قیدی نہ تھے۔ مشرک قیدیوں میں یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ حضورؐ ان کی خیر خواہی کا حکم فرماتے تھے۔ ابو رزینؓ کہتے ہیں کہ میں شقیق بن سلمہ کے پاس تھا۔ چند مشرک قیدی وہاں سے گزرے تو شقیق نے مجھے ان پر صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ اور یہ آیت شریفہ تلاوت کی۔

۴- نہ اس کا بدلہ چاہتے ہیں نہ اس کا شکریہ چاہتے ہیں کا مطلب یہ ہے کہ یہ حضرات اس کو بھی گوارا نہ کرتے تھے۔ کہ ان کے احسان کا بدلہ چاہے شکرگزاری اور دعا ہی کے قبیل سے ہو اُن کو دُنیا میں ملے یہ اپنا سب کچھ آخرت ہی میں لینا چاہتے تے۔ حضرت عائشہؓ اور حضرت ام سلمہؓ کا معمول نقل کیا گیا ہے کہ جب وہ کسی فقیر ضرورت مند کے پاس کچھ بھیجتیں تو قاصد سے کہتیں کہ چپکے سے سُننا کہ وہ اس پر کیا الفاظ کہتا ہے اور جب قاصد وہ الفاظ دُعا وغیرہ کے آکر نقل کرتا تو اسی نوع کی دعائیں وہ فقیر کو دیتیں اور یہ کہتیں کہ اس کی دُعاؤں کا یہ بدلہ ہے۔ تاکہ ہمارا صدقہ خالص آخرت کے واسطے رہ جائے۔ حضرت عمرؓ اور ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی ایسی نوع کا معمول نقل کیا گیا۔

حضرت زین العابدین کا ارشاد ہے کہ جو شخص مال خرچ کرنے کے واسطے طلب کرنے والے کا انتظار کرے وہ سخی نہیں۔ سخی وہ ہے جو اللہ کے حقوق کو از خود اس کے نیک بندوں تک پہنچائے۔ اور ان سے شکریہ کا امیدوار نہ رہے۔ اس لئے کہ اس کو اللہ کے ثواب پر کامل یقین ہو۔

۵- جنّت کے خوشے ان کے مطیع ہونگے۔ کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان کی خواہش کے تابع ہونگے۔ حضرت براء بن عازب کہتے ہیں کہ جنتی لوگ جنّت کے پھلوں کو کھڑے بیٹھے لیٹے جس حال میں چاہینگے کھا سکیں گے مجاہد کہتے ہیں کہ وہ لوگ اگر کھڑے ہونگے تو وہ پھل اُوپر کو ہو جائیں گے۔ اور وہ لوگ اگر بیٹھے ہونگے تو وہ جھک جائینگے۔ اور اگر وہ لیٹے ہونگے تو وہ اور زیادہ جھک جائینگے۔ دوسری روایت میں ان سے نقل کیا گیا کہ جنت کی زمین چاندی کی ہے۔ اور اس کی مٹی مشک ہے۔ اور اس کے درختوں کی جڑیں سونے کی ہیں اور ان کی ٹہنیاں اور پتے موتیوں کے اور زبرجد کے ہیں۔ جن کے درمیان پھل لٹکے ہوئے ہیں۔ اگر وہ کھڑے ہوئے کھانا چاہینگے تو کوئی دقت نہیں۔ بیٹھ کر یا لیٹ کر کھانا چاہیں گے تو وہ اس کی بقدر جھک جائیں گے۔

۶- چاندی کے شیشوں کا مطلب یہ ہے کہ چاندی سے ایسے بنائے جائیں گے جیساکہ شیشہ ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اگر دُنیا میں تو چاندی کو لیکر اس قدر باریک کرے کہ مکھی کے پر کی برابر باریک کر دے جب بھی اس کے اندر کا پانی نظر نہ آئے گا۔ لیکن جنّت کے آبخورے چاندی کے ہوکر شیشے کی طرح صاف ہونگے۔ دوسری روایت میں ہے کہ جنّت کی ہر چیز کا نمونہ دُنیا میں ہے۔ لیکن چاندی کے ایسے آبخوروں کا نمونہ دُنیا میں نہیں ہے۔ قتادہ کہتے ہیں کہ اگر ساری دُنیا کے آدمی جمع ہوکر چاندی کا ایسا برتن بنائیں جس میں شیشہ کی طرح سے اندر کی چیز نظر آئے تو نہیں بنا سکتے۔

(سورہ اعلیٰ) قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۙ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۞ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۞ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۞

ترجمہ :- بامراد ہوگیا وہ شخص جو پاک ہوگیا اور اپنے رب کا نام لیتا رہا۔ بلکہ تم لوگ تو دُنیا کی زندگی کو مقدم رکھتے ہو۔ حالانکہ آخرت دُنیا سے بہت زیادہ بہتر اور ہمیشہ رہنے والی چیز ہے۔

پاک ہوگیا کا مطلب بہت سے علماء نے صدقہ فطر ادا کرنا مراد لیا ہے۔ اور بہت سے علماء نے اس کو عام قرار دیا ہے سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ اس سے مراد … کہ جو اپنے مال سے پاک ہوگیا قتادہ کہتے ہیں کہ بامراد ہوگیا وہ شخص جس نے اپنے مال سے اپنے خالق کو راضی کرلیا۔ حضرت ابو الاحوص فرماتے ہیں۔ کہ خدا اس شخص پر رحم فرماتا ہے جو صدقہ کرے۔ پھر نماز پڑھے۔ یعنی جو شخص اس کی طاقت رکھتا ہو کہ نماز سے پہلے کچھ صدقہ کر دیا کرے وہ ایسا کیا کرے حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز پڑھنے کا ارادہ کرے۔ کیا حرج ہے کہ کچھ صدقہ اس سے پہلے کر دیا کرے۔ عرفجہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے سبح اسم پڑھنے کی درخواست کی۔ انہوں نے سُنانا شروع کی۔ اور جب اس آیت پر پہنچے بل تؤثرون الحیوۃ الدنیا تو پڑھنا چھوڑ کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ہم نے دُنیا کو آخرت پر ترجیح دی۔ لوگ چُپ بیٹھے تھے۔ پھر فرمایا کہ ہم نے دُنیا کو ترجیح دی اس لئے کہ ہم نے اس کی زینت کو اس کی عورتوں کو اس کے کھانے پینے کو دیکھا اور آخرت کی چیزیں ہم سے پوشیدہ تھیں۔ پس اس موجود چیز میں لگ گئے۔ اور اس وعدہ کی چیز کو چھوڑ دیا۔ قتادہ کہتے ہیں کہ تمام لوگ حاضر (یعنی دُنیا میں موجود چیز) میں لگ گئے۔ اور اس کو اختیار کرلیا۔ بجز ان کے جن کو اللہ نے محفوظ رکھا حالانکہ آخرت بھلائی میں بڑھی ہوئی تھی۔ اور دیرپا تھی۔ حضرت انسؓ حضورؐ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ لا الہ الا اللہ بندوں کو

اللہ کی ناراضی سے محفوظ رکھتا ہے - جب تک کہ دُنیا کو دین پر ترجیح نہ دیں اور دُنیا کو دین پر ترجیح دینے لگیں - تو لا الٰہ الا اللہ بھی ان پر لوٹا دیا جائے گا - اور یہ کہا جائیگا کہ تم جھوٹ بولتے ہو ایک دوسری حدیث میں حضورؐ سے منقول ہے - کہ جو شخص لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ کی شہادت لے کر آئے وہ جنت میں داخل ہوگا - جب تک کہ اس کے ساتھ دوسری چیز نہ ملائے - یعنی اپنے اس کلام میں کھوٹ اور میل پیدا نہ کرے) حضورؐ نے تین مرتبہ یہی بات ارشاد فرمائی - مجمع چپ چاپ تھا - (حضور غالباً اس کے منتظر تھے کہ کوئی پوچھے اور مجمع ادب اور رعب کی وجہ سے چپ تھا) دور سے ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان دوسری چیز ملانے کا کیا مطلب ہے - حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - دُنیا کی محبت اور اس کو ترجیح دینا اور اس کے لئے مال جمع کرکے رکھنا اور ظالموں کا سا برتاؤ کرنا - ایک اور حدیث میں حضورؐ کا ارشاد ہے کہ جو شخص دُنیا سے محبت رکھتا ہے وہ آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے - اور جو آخرت سے محبت رکھتا ہے وہ دُنیا کو نقصان پہنچاتا ہے پس ایسی چیز کی (یعنی آخرت کی) محبت کو ترجیح دو - جو باقی رہنے والی ہے - حضورؐ کا ارشاد ہے کہ دُنیا اس شخص کا گھر ہے جس کا آخرت میں گھر نہیں - اس شخص کا مال ہے جس کا آخرت میں مال نہیں اور اس کے لئے وہی شخص جمع کرتا ہے جس کو عقل نہیں - ایک اور حدیث میں ہے کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک اس کی مخلوقات میں سے کوئی چیز دُنیا سے زیادہ مبغوض نہیں ہے - اور اس نے جب سے اس کو پیدا کیا ہے - کبھی بھی اس کی طرف نظر نہیں کی - ان آیات کے علاوہ جو اب تک ذکر کی گئیں ہیں - اور بھی بہت سی آیات ہیں - جن میں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب وارد ہوئی ہے - اور جس بات کو اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام پاک میں بار بار مختلف عنوان سے متعدد طرح کی ترغیبوں سے ذکر فرمایا ہو - اس کی اہمیت کا کیا پوچھنا - بالخصوص جبکہ یہ سب کچھ اسی کا عطا کیا ہوا ہے - ایک شخص کسی اپنے نوکر کو کچھ روپیہ دے کر یہ کہتا ہے - کہ اس کو اپنی ضروریات میں خرچ کر لو - اور میری خوشی یہ ہے کہ اس میں سے کچھ پس انداز کرکے فلاں جگہ بھی خرچ کر دینا - اگر تم ایسا کروگے تو میں اس سے بہت زیادہ دوں گا - ہر شخص سمجھ سکتا ہے - کہ ایسی حالت میں کون ایسا ہوگا - جو اس میں سے پس انداز کرکے اس جگہ اس امید پر خرچ نہ کرے گا کہ اس سے بہت زیادہ ملے گا اللہ جلّ شانہٗ کے اتنے ارشادات کے بعد پھر احادیث کے ذکر کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی - لیکن چونکہ احادیث بھی اللہ تعالےٰ کے پاک کلام کی توضیح اور تفسیر ہی ہیں - اس لئے تکمیل کے طور پر آئندہ اشاعت میں انشاء اللہ چند احادیث کا ترجمہ ہدیۂ ناظرین پیش کیا جائے گا -

(باقی پھر)

(بقیہ دین میں آسانی صفحہ ۱۱ سے آگے)

بعد سچے معذورین کا بیان ہے - عذر کبھی تو شخصی طور پر لازم ذات ہوتا ہے - مثلاً بڑھاپے کی کمزوری جو عادتاً کسی طرح آدمی سے جدا نہیں ہوسکتی اور کبھی عارضی ہوتا ہے - پھر عارضی یا بدنی ہے - جیسے بیماری وغیرہ یا مالی جیسے افلاس و فقدان اسباب سفر، چونکہ غزوۂ تبوک میں مجاہدین کو بہت دور دراز مسافت طے کرکے پہنچنا تھا - اس لئے سواری نہ ہونے کا عذر بھی معتبر و معقول سمجھا گیا - جو لوگ واقعی معذور ہیں - اگر ان کے دل صاف ہوں اور خدا و رسول کے ساتھ ٹھیک ٹھیک معاملہ رکھیں - مثلاً خود نہ جاسکتے ہوں - تو جانے والوں کی ہمتیں پست نہ کریں بلکہ اپنے مقدور کے موافق نیکی کرنے اور اخلاص کا ثبوت دینے کے لئے مستعد رہیں - انہیں جہاد میں شریک نہ ہونے پر کوئی الزام نہیں -

لَيْسَ عَلَى الْأَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ط وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ج وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيْمًا

پارہ ۲۶ ع ۱۰

ترجمہ - اندھے، لنگڑے اور بیمار پر کوئی تکلیف نہیں ہے - اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے اس کو باغوں میں داخل کرے گا - جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں - اور جو کوئی پلٹ جائے گا اس کو دردناک عذاب دے گا -

تربیتِ اولاد کا خرچ

مطلب یہ ہے کہ معذور لوگوں پر جہاد فرض نہیں ہے - اللہ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا - جب تنگی کی حالت میں اس کے حکم کے موافق خرچ کروگے وہ تنگی اور سختی کو فراخی اور آسانی سے بدل دے گا -

بچّہ کی تربیت کا خرچ باپ پر ہے وسعت والے کو اپنی وسعت کے موافق اور کم حیثیت کو اپنی حیثیت کے مناسب خرچ کرنا چاہئے - اگر کسی شخص کو زیادہ فراخی نصیب نہ ہو محض نپی تلی روزی اللہ نے دی ہو وہ اسی میں سے اپنی گنجائش کے موافق خرچ کیا کرے - احکام شریعت کی خصوصاً عورتوں کے بارہ میں پوری پابندی رکھو - اگر نافرمانی کروگے تو یاد رہے کہ کتنی ہی بستیاں اللہ و رسول کی نافرمانی کی پاداش میں تباہ کی جاچکی ہیں - (عورت کے لئے ایام حیض و نفاس میں نماز معاف ہے)

ارشاداتِ نبویؐ

۱- نبیٔ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ نماز کھڑے ہو کر پڑھو، اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر [illegible] اور بیٹھنے کی بھی طاقت نہ ہو تو پہلو پر لیٹ کر پڑھو - بہرصورت پڑھنا لازمی ہے -

۲- نبیٔ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - دین میں سہولت ہے - اور جس شخص نے دین میں سختی کی وہ لامحالہ عمل سے عاجز ہو جاتا ہے - لہٰذا تم لوگ اپنے دین میں متوسط طریقہ اختیار کرو - خدا سے قربت حاصل کرو اور خوشی کے خواہاں ہو - اُس سے صبح و شام نصرت اور مدد کے طلبگار رہو - اور کچھ عبادت شب کے آخر حصہ میں کیا کرو -

۳- نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - تم اتنے عمل کا ارادہ کرو - جو تمہاری طاقت میں ہو - اور اپنے آپ کو تکلیف میں نہ ڈالو - تاکہ پھر پریشان نہ ہو - (اللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى) از مشکوٰۃ، باب عمل میں متوسط طریقہ

بچوں کا صفحہ

از صوفی محمد شفیع عمر الدین میر پور خاص

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات

(۱) آپ کا نام و نسب ابو عبداللہ محمد اسمٰعیل بن ابراہیم بن المغیرۃ بن بَرْدِزبَہ ہے۔

(۲) آپ کے متعلق یہ عجیب بات ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن مجھ سے کسی کی غیبت کے بارے میں نہ پوچھا جائے گا۔ کیونکہ میں نے کسی کی کبھی غیبت نہیں کی۔

(۳) اللہ تعالےٰ اپنے نیک بندوں کو آزمائش میں ڈال دیتا ہے۔ اور اس آزمائش میں کامیابی کا راستہ بھی بتا دیتا ہے۔ حضرت امام صاحبؒ پر آزمائش کی گھڑی آئی۔ آپ کو پیارا وطن چھوڑنا پڑا۔ مگر پیشانی پر بل نہ آیا۔

(۴) آپ کی آزمائش کا واقعہ اس طرح ہے۔ بخارا کے حاکم نے آپ کو کہلا بھیجا کہ آپ میرے گھر پر آکر میرے بچوں کو حدیث شریف اور دوسری دینی کتابوں کا سبق دیا کریں۔ آپ نے فرمایا۔ "یہ حدیث کا علم ہے۔ جسے میں ذلیل نہیں کروں گا۔ اگر آپ کو بچوں کی تعلیم کا شوق ہے تو میری مجلس میں بھیج دیا کریں تاکہ دوسرے طالبعلموں کی طرح علم حاصل کریں۔" حاکم نے یہ بات اس شرط پر منظور کرنی گوارا کی کہ جب اس کے بیٹے علم حاصل کریں تب کوئی دوسرا طالب علم آنے نہ پائے۔ اور حاکم کے چوبدار امام صاحبؒ کے دروازہ پر دوسروں کو روکنے کے لئے کھڑے رہیں۔ اور فرمایا کہ "یہ علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث ہے۔ ساری امت اس میں حصہ دار ہے۔ کسی کے لئے خاص نہیں ہو سکتی۔

(۵) اس حق گوئی کی وجہ سے حاکم کے دل میں کدورت آگئی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت امام صاحبؒ کو بخارا سے نکال دیا گیا۔ آپ بخارا سے نیشا پور تشریف لے گئے اور نیشا پور سے سمرقند کے قریب ایک گاؤں میں چلے گئے۔ اور ادھر ہی وصال فرمایا۔

(۶) اللہ تعالےٰ کے نیک بندوں سے کبھی بغض نہ رکھنا چاہیئے۔ ان کو ہرگز نہ ستانا چاہیئے۔ حق تو یہ ہے کہ ان کے ساتھ نیکی کرنی چاہیئے۔ حاکم مذکورہ پر اللہ تعالیٰ کا عتاب آیا۔ خلیفہ وقت نے اس کو موقوف (Dismis) کر دیا۔ اس کو گدھے پر سوار کرکے شہر میں پھرایا گیا۔ وہ تباہ حال ہو گیا۔

(۷) حدیث شریف کی مشہور و معروف کتاب بخاری شریف آپ کی مرتب کی ہوئی ہے۔ اہل علم فرماتے ہیں۔ بخاری شریف کی سب حدیثیں صحیح ہیں۔ سختی و تکلیف کا زمانہ ہو۔ دشمن کا خوف ہو۔ امراض کا ڈر ہو۔ قحط سالی ہو یا دوسری مصیبتیں درپیش ہوں۔ ان سب کے دفع کرنے کے لئے بخاری شریف کا پڑھنا مجرب ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ اس کی تلاوت کی برکت سے دنیاوی مصیبتوں سے چھٹکارا ملیگا اور عمل کی برکت سے آخرت میں بھی کامیابی حاصل ہو گی۔

(۸) پیارے بچو! تمہارے لیے اس سچی حکایت میں بڑے سبق ہیں۔ مثلاً۔

۱۔ عہد کر لو کہ آج سے کبھی غیبت نہ کریں گے۔

۲۔ دین کا علم اور حدیث کا علم دین کے عالموں کی خدمت میں جا کر حاصل کریں گے۔

۳۔ دین کا علم دوسروں تک پہنچانا ہمارے ذمے فرض ہے۔ اس کے لیے تیاری کریں گے۔

۴۔ پہلے وقتوں کے حاکم بھی یہ خواہش رکھتے تھے۔ کہ ہماری اولاد علم حدیث اور دوسری دینی علموں کو سیکھے۔

(ماخوذ از بستان المحدثین مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

ایک سچا واقعہ

اے۔ اے۔ طوفان گوجرہ

بچو! آپ عباسی خلیفہ ہارون الرشید سے تو ضرور متعارف ہوں گے۔ آج میں آپ کو ان کے متعلق ایک سبق آموز واقعہ سناتا ہوں۔ ایک دفعہ ابن السماک جو وقت کے بڑے عالم اور نقّاد تھے۔ ہارون کے دربار میں تشریف لائے۔ دربار لگا ہوا تھا۔ تمام مصاحب امراء وزراء جمع تھے۔ ہارون کو پیاس لگی۔ نوکر ٹھنڈے میٹھے پانی کا ایک کٹورا لایا۔ اور خلیفہ کے ہاتھ میں تھما دیا۔ خلیفہ پیالہ لبوں کو لگانے کو تھا کہ یہ وقت کا نقیب پکارا۔ ہارون ذرا رک جاؤ اور پانی پینے سے پہلے میں ایک بات کا جواب دو۔ اگر یہ پانی کسی وجہ سے اس وقت جبکہ آپ کو پیاس نے تنگ کر رکھا ہے آپ سے چھین لیا جائے اور آپ کے ہونٹ اس تک نہ پہنچ سکیں اور آپ سے اس کی قیمت طلب کی جائے تو آپ زیادہ سے زیادہ اس کی کتنی قیمت ادا کر سکیں گے۔ ہارون نے جواب دیا۔ ہم مجبوری کی حالت میں اپنی آدھی سلطنت اس پیالہ کی قیمت کے طور پر نذر کریں گے۔ یہ جواب سن کر ابن السماک اور قریب ہوا اور اپنی آواز میں پورا جوش اور تاثر پیدا کرکے بولا۔ "اور اگر خدا نخواستہ آپ کا پیشاب رک جائے اور کسی طرح کھل نہ سکے اور آپ سے اس کے کھولنے کی قیمت مانگی جائے۔" ہارون نے جلدی سے جواب دیا تو بھی ہم آدھی سلطنت اس کے عوض میں دے دیں گے"۔ ابن السماک اور قریب ہوا اور نہایت سنجیدگی سے ہارون کو کہا۔ ایسی سلطنت جو ایک پیالے پانی کے عوض اور پیشاب کھلوانے کی قیمت میں بک جائے کیا اتنی وقعت رکھتی ہے کہ آدمی اسکی آرزو کرے اور اسکی خاطر دوسرے انسانوں اور عوام کے حق مارے اور ان پر ظلم اور زیادتی کرے۔ ہارون نے یہ بات سنی تو بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ اسکی ہچکی بندھ گئی۔ اس کے چہرے پر زردی چھا گئی اور جسم کانپنے لگا۔ اور روز جزا کا نقشہ اس کی آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔

عزیزو! ہر کام کرتے وقت یہ بات ذہن میں رکھو کہ دنیا چند روزہ ہے۔ آخر موت ہے۔ اور پھر حساب کتاب ہے۔ اس دنیا کو سنوارنے کے لئے آخرت نہ بگاڑو۔ دنیا کے چند دن تنگی اور مفلسی میں بھی گزر جائیں گے۔ لیکن یاد رکھو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔ اور حکومت حاصل کرکے خدا کو نہ بھول.....

ہفت روزہ خدام الدین لاہور

عید الاضحی نمبر

آئندہ شمارہ انشاء اللہ عید الضحیٰ نمبر ہوگا۔ جس کی ضخامت تقریباً ۴۸ صفحات اور قیمت ۳/ ہوگی۔ عید کی تعطیلات کے باعث چونکہ ۱۲؍ جولائی ۱۹۵۷ء کا شمارہ وقت پر تیار نہ ہو سکے گا۔ اس لئے عید نمبر ۵ اور ۱۲؍ جولائی کے شمارہ جات پر مشتمل ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں کہ ۱۲؍ جولائی کا شمارہ علیحدہ شائع نہ ہوگا۔ عید نمبر کے بعد انشاء اللہ ۱۹؍ جولائی کا شمارہ پیش خدمت ہوگا۔

مدرسہ تعلیم النساء رجسٹرڈ چشتیاں

مسلمان بچیوں کے لئے تجوید کے ساتھ تعلیم قرآن حفظ و ناظرہ کی مثالی دینی درسگاہ (سبعہ قرأۃ کی ماہر قاریہ حافظہ استانیوں کی نگرانی میں)

بیرونجات کی لڑکیوں کے باپردہ رہائش اور طعام کا بھی انتظام ہے۔

فیس قیام و طعام بیس روپیہ ماہوار ہے۔ عمر دوران تعلیم ۸ سال تا ۱۱ سال

تفصیلات کے لئے براہ راست لکھئے۔

مولانا محمد سعید احمد صاحب مہتمم مدرسہ تعلیم النساء رجسٹرڈ غربی محلہ چشتیاں

تفسیر بیان القرآن

یہ تفسیر حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کی نادر تصنیف ہے اگر یہ کہا جائے کہ اردو زبان کی موجودہ تفاسیر میں اس کی کوئی نظیر نہیں تو قطعاً مبالغہ نہ ہوگا۔ حقیقتاً یہ تفسیر اور ترجمہ قرآن پاک ہر مسلمان کے پڑھنے اور سمجھنے کی چیز ہے

نمونے کے صفحے مفت منگوا کر ملاحظہ فرمایئے

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

ہفت روزہ خدام الدین کی توسیع اشاعت میں حصہ لیکر ثواب حاصل کریں

ہفتہ وار خبریں

—— مکہ معظمہ۔ ۲۳؍ جون۔ مکہ مکرمہ میں مسجد الحرام کی توسیع کا کام ۱۹۶۳ تک مکمل ہو جائے گا۔ اس وقت اس مسجد میں [illegible] لاکھ افراد نماز ادا کریں گے۔ صفا اور مروہ کے درمیان دو الگ الگ راستوں کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے اور اس پر چھت ڈالنے کا کام بھی مکمل ہو چکا ہے۔ شاہ سعود نے توسیع کے اس کام کے لئے اپنی جیب خاص سے پچاس کروڑ ریال دے چکے ہیں۔ ان میں سے دو کروڑ ریال ان لوگوں کو دیئے جائیں گے جن کے مکانات کو اس توسیع کے کام کے سلسلے میں منہدم کیا گیا۔ اس پر کئی عرب ریال کے خرچ کا اندازہ ہے۔

—— کراچی کے محکمہ تعلیم کے ڈائرکٹر نے اعلان کیا ہے کہ انفلوائنزا کے پیش نظر تعلیمی اداروں کو بند نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ اسکولوں میں بچوں کے معائنے کے لئے خاص انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ اور کوئٹہ میں انفلوائنزا کے پیش نظر ایران کے قنصل خانے نے ایران جانے کے لئے پاکستانیوں کو ویزے دینے بند کر دیئے ہیں۔

—— ڈھاکہ ۲۳؍ جون۔ مشرقی پاکستان کے اندرونی علاقوں میں اناج پہنچانے کے لئے چار سو ویگنوں میں سے روزانہ تین سو اٹھارہ ویگن مخصوص کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ فیصلہ ویگنوں کی اٹامنٹ کی اتھارٹی نے کیا ہے۔

—— پیرس ۲۳؍ جون۔ فرانس کی قومی اسمبلی میں ایک بل پیش کیا جا رہا ہے۔ جس کے تحت الجزائر میں مقیم فرانسیسی وزیر کو وسیع اختیارات دیئے جائیں گے۔

—— الجزائر ۲۳؍ جون۔ الجزائر کے پانچ حریت پسندوں کو جنہیں مارچ میں سزائے موت کا حکم سنایا گیا تھا۔ گزشتہ رات پھانسی دے دی گئی۔

—— قاہرہ ۲۳؍ جون۔ آج یہاں بھارتی وزیر [illegible] کرشنا مینن اور صدر ناصر کے درمیان بات چیت ہوئی۔ مسٹر مینن کل لندن روانہ ہو رہے ہیں۔

—— الجزائر ۲۳؍ جون۔ فرانسیسی حکام نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہران اور مشرقی و مغربی الجزائر کے قسطنطین کے علاقہ میں پچھلے ۲۴ گھنٹوں میں ۲۶ حریت پسند شہید ہوئے اور بیس گرفتار کر لئے گئے۔ ایک مشین گن۔ ساٹھ رائفلیں۔ دس خود کار ہتھیار اور چھ سب مشین گنوں پر بھی قبضہ کر لیا۔

ضرورت ہے

کراچی میں ہفت روزہ خدام الدین کی فروخت کے لئے ایسے محنتی ہاکر کی ضرورت ہے جو کمیشن کے علاوہ تنخواہ پر بھی کام کر سکے۔

الملتمس

محمد رفیق سول ایجنٹ ہفت روزہ خدام الدین لاہور معرفت دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت بندر روڈ نزد دفتر ریڈیو پاکستان کراچی

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۴۲
ایڈیٹر
عبدالمنان چوہان

منظور شدہ محکمہ تعلیم
۱۔ لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۶۳۲۱ - مورخہ ۳ مئی سنہ ۱۹۵۶ء
۲۔ پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C/۲۷۳۰، ۲۴۸۱ - مورخہ ۷ ستمبر سنہ ۱۹۵۶ء

بدل اشتراک
سالانہ ۵ روپے
ششماہی ۳ روپے
فی پرچہ ۲ آنے

سے فرائض سرانجام دیں گے۔

——— کراچی - ۲۲ جون - عازمین حج کا جہاز رضوانی جدہ روانہ ہو گیا۔ چار سو حاجیوں کو جدہ لے جانے کے لئے "ماہیک" نام کا ایک جہاز کرایہ پر لیا ہے۔ ایک اور جہاز "الجمہوریہ" تیرہ سو عازمین حج کو لے کر جدہ کو جمعرات کے دن روانہ ہو گیا۔ اس جہاز میں ۴۱ عازمین حج کو جدہ نہیں جانے دیا جائے گا۔

——— لاہور ۲۲ جون - بہاولپور باڈر پولیس نے ۲۰ جون کو ختم ہونے والے ہفتہ کے دوران میں تقریباً ۲۷ ہزار روپے کی مالیت کی اشیاء سمگلروں سے برآمد کی ہے۔ ان میں اہم ترین اشیاء ہندوستانی کپڑا اور پھول۔ کنگھ تھیں۔ جن کی مالیت کا اندازہ ۲۵ ہزار روپے سے زائد لگایا گیا ہے۔

——— ڈھاکہ ۲۲ جون - گورنر مشرقی پاکستان نے آسام لوکل سیلف گورنمنٹ مشرقی پاکستان ترمیمی بل ۱۹۵۷ اور بنگالی اکیڈیمی ۱۹۵۷ء کی منظوری دے دی ہے۔

——— پیرس ۲۲ جون - فرانس کا غیر ملکی زر مبادلہ کا ذخیرہ ختم ہو گیا ہے۔ اور دس کروڑ ڈالر ماہانہ کا تجارت میں خسارہ ہو رہا ہے۔ چنانچہ حکومت فرانس کو ماہ جون کی ادائیگی۔ بنک آف فرانس کے سونے کے محفوظ ذخیرے سے کرنی ہوگی۔

پاکستان کے لذیذ ترین بسکٹ
پنجاب بسکٹ
تیار کردہ ‖ پنجاب بسکٹ فیکٹری لاہور ‖ فون نمبر ۳۱۲۲

آپ کی قدیم اور محبوب دکان
قائم شدہ سنہ ۱۹۰۳
ٹیلیفون نمبر ۳۶۶۹
دھنی رام اسٹریٹ
انارکلی لاہور
چائنہ مارٹ
(جہاں آپ کو)
اعلیٰ درجہ کے ٹی ڈنر کافی فروٹ سیٹ، فینسی کے ٹیمپن سیٹ، پھولدان، فروٹ ڈش، انیمل ویئر، گیس لیمپ سٹو، اور نمائش کے لئے لکڑی کے دیدہ زیب ٹیبل لیمپ مناسب قیمتوں پر دستیاب ہو سکتے ہیں

ESG
فون 5059
مصنوعات
اے۔ سی
ٹیبل اور سیلنگ فین
ایسٹرن سٹیل انڈسٹریز
بادامی باغ
لاہور
پاکستان

کوئی مرض لاعلاج نہیں
دمہ، کالی کھانسی، دائمی نزلہ، سل، دق
پرانی پیچش، بواسیر، ذیابیطس، خارش، فساد
خون اور ہر قسم کی مردانہ زنانہ امراض کا علاج کرائیں
لقمان حکیم حافظ محمد طیب
۱۹ نکلسن روڈ لاہور

پاؤلو
تیار کردہ
میاں عبدالرحیم اینڈ سنز
ریلوے روڈ۔ گجرات

سروس
کراچی سینڈل (ڈیپ سول)
پہن کر آپ محسوس کریں گے
کہ ہو میں تیر رہے ہیں
19/-
Serwis
اپنے شہر کے ڈیلر سے طلب فرمائیں

فون نمبر ۴۵۵ تار کا پتہ
ایم۔ اے۔ ایس اینڈ کمپنی حبیب گنج لاہور

شیر پنجاب ہوٹل
بیرونی دہلی گیٹ
لاہور
بروز بدھ اور جمعہ مرغ بریانی
خالص گھی کے لذیذ کھانے۔ عمدہ چائے۔ خالص دودھ اور اعلیٰ لسی
زیر نگرانی: کالا پہلوان

خالص سونے کے بہترین
زیورات
زرفشاں جیولرز
ٹیلیفون نمبر ۴۳۲۱
۳۔ کمرشل بلڈنگ مال روڈ لاہور